بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَاؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 7

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ – 7

قرآن مجید کا ساتواں پارہ سورۃ المائدہ کی آیات 83 تا 120 اور سورۃ الانعام کی پہلی 110 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

پہلا رکوع:وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ۔۔۔ (مائدہ۔83)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع کا پہلا حصہ چھٹے پارے کے آخر میں گذر چکا ہے جس میں اللہ کی رحمت سے دوری کے اسباب: ذٰلک بما عصوّا وکانو یعتدون۔عصیان،فرائض وواجبات کا ترک، محرمات کا ارتکاب،دین میں غلو،مبالغہ آرائی اورانتہاپسندی،حد سے تجاوز کرنا،بدعات، ظلم وزیادتی،سرکشی،نافرمانی۔فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے غفلت:کانو لا یتناھون عن منکر فعلوہ۔۔،بعض مذاہب کے لوگوں کی اسلام دشمنی اور بعض کی اسلام دوستی کا ذکر،بعض اہل کتاب کی حق پرستی کی تعریف،نجاشی کے بارے میں آیات،مدینہ میں عیسائی وفد کی آمد،نبی اکرمؐ کی زبانی قرآن سنااوراثر قبول کیا۔

اس رکوع کے دوسرے حصے یعنی ساتویں پارے کے آغاز میں وہی مضمون بیان ہورہاہے جو چھٹے پارے کے آخر میں بیان ہورہا تھا یعنی دوسرے مذاہب کے اچھے لوگوں کی تعریف کی گئی۔فرمایا گیا کہ تمام اہل کتاب یکساں نہیں ۔بعض اہل کتاب کی حق پرستی بیان کی گئی:ترٰی اعینھم تفیض من الدمع مما عرفو من الحق۔

اہل ایمان کی پہچان اوران کیلئے خصوصی اجر،حسن نیت،حسن عمل کی برکات۔محسنین یعنی بھلائی کرنے والوں کیلئے اجروثواب:وذٰلک جزاء المحسنین۔

قرآن میں دوسرے مذاہب کے اچھے لوگوں کی تعریف

Praise for Pious People of Other Faiths

ایمان والوں کی پہچان

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔ (مائدہ۔83)

جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر اترا ہے تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں اس لیے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں ماننے والوں کے ساتھ لکھ لے۔ المائدہ۔83

When they listen to what has been revealed to the Messenger, you see their eyes overflowing with tears for recognizing the truth. They say, "Our Lord! We believe, so count us among the witnesses. (5:83)

ان آیات میں اہل کتاب میں سے ایسے لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے جو ادب اور لحاظ سے کلام اللہ سنتے بھی ہیں، اس سے اثر بھی لیتے ہیں اور نرم دلی کی وجہ سے آنسو بھی بہاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر (رض) فرماتے ہیں یہ آیتیں عیسائی بادشاہ نجاشی اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس (رض) کا بیان ہے کہ کچھ عیسائی لوگ حضرت جعفر بن ابی طالب (رض) کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے حضور کی زبان مبارک سے قرآن کریم سن کر ایمان لائے اور کلام اللہ کے اثر سے رونے لگے۔

انہیں کا بیان ان آیتوں میں ہے کہ قرآن سننے کے بعد وہ کہتے ہیں:

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (مائدہ۔84)

اور وہ کہتے ہیں کہ "آخر کیوں نہ ہم اللہ پر ایمان لائیں اور جو حق ہمارے پاس آیا ہے اُسے کیوں نہ مان لیں جبکہ ہم اِس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے؟

They say: Why should we not believe in Allah and the truth that has come to us? And we aspire that our Lord will admit us in the company of the righteous. (5:84)

ہجرت حبشہ کے واقعات میں بیان کیا گیا کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اور اس کے مصاحبین اور امرا کے سامنے جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی آیات پڑھ کر سنائیں تو ان سب کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور نجاشی نے کہا کہ یہ قرآن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو لے کر آئے ہیں، یہ سب ایک ہی مشعل کی کرنیں ہیں۔ (فتح القدیر)

حدیث: حدیث میں آتا ہے کہ جب نجاشی کی موت کی خبر نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا کہ حبشہ میں تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھو چنانچہ ایک صحرا میں آپؐ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرائی۔ (بخاری، مسلم)

حدیث: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اہل کتاب میں سے جو اپنے نبی کو مان کر پھر مجھ پر بھی ایمان لائے ان کیلئے دوہرا اجر ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا گیا کہ اہل کتاب جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر ایمان لائیں گے انہیں دوگنا اجر ملے گا۔ (بخاری۔ کتاب العلم)

قرآن مجید کی اگلی آیت میں ایسے لوگوں کیلئے خصوصی اجر کا ذکر ہے:

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (مائدہ۔85)

اُن کے اِس قول کی وجہ سے اللہ نے اُن کو ایسی جنتیں عطا کیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ جزا ہے نیک رویہ اختیار کرنے والوں کے لیے۔

So, Allah will reward them for what they said with Gardens under which rivers flow, to stay there forever. And that is the reward of the good doers. (5:85)

اللہ کے علم میں یہ بات تھی کہ بعض اہل کتاب دل کے سچے ہیں اور ان کی زبان صداقت کا شعار ہے۔ وہ صراط مستقیم پر چلنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ سب باتیں اللہ کے علم میں تھیں اس لئے اللہ نے ان کی اس حسن نیت اور حسن عمل کو قبول کر لیا اور ان کے لئے جزائے آخرت لکھ دی۔ اس پر اپنی گواہی بھی قائم کر دی کہ یہ لوگ نیک ہیں اور یہ ہے جزاء محسنین کی: وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ اور یہی بدلہ ہے نیکوکاروں کا۔

قران مجید کے اندر سورۃ قصص آیت 52 کے اندر بھی فرمایا گیا:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ۔

جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی تھی وہ (اسی ہدایت کے تسلسل میں) اس (قرآن) پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں۔ (قصص۔52)

⌜As for⌝ those ⌜faithful⌝ to whom We had given the Scripture before this ⌜Quran⌝, they do believe in it.

تفسیر ابن کثیر کے مطابق اس آیت سے مراد یہودی عالم عبداللہ بن سلام وغیرہ ہیں۔ یا اس سے مراد وہ عیسائی ہیں جو حبشہ سے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دوبار دیا جائے گا اُس ثابت قدمی کے بدلے جو انہوں نے دکھائی وہ بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (قصص۔54)

These ⌜people⌝ will be given a double reward for their perseverance, responding to evil with good, and for donating from what We have provided for them.

دوسرے مذاہب کے نیک لوگوں کا ذکر سورۃ آل عمران میں بھی گذر چکا ہے۔ یعنی اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر، اللہ کی آیات پر، آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر اللہ سے ڈرنے والے بھی ہیں یعنی:

سب اہل کتاب یکساں نہیں

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ هُمْ يَسْجُدُوْنَ۔ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ۔ (آل عمران۔115-113)

مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اسکے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سر گرم رہتے ہیں یہ صالح لوگ ہیں۔(آل عمران۔113-114)

Yet they are not all alike: there are some among the People of the Book who are upright, who recite Allah's revelations throughout the night, prostrating ˹in prayer˺. They believe in Allah and the Last Day, encourage good and forbid evil, and race with one another in doing good. They are ˹truly˺ among the righteous. (3:113-115)

یہ آیات اہل کتاب کے علماء عبداللہ بن سلام، اسد بن عبید، ثعلبہ بن شعبہ وغیرہ کے بارے میں آئیں۔(ابن کثیر)

دوسرا رکوع: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ۔۔۔ (مائدہ۔87)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرو: لاتحرموطیبات مااحل اللہ لکم۔ اسلام میں رہبانیت یعنی ترک دنیا حرام ہے، رہبانیت سے کیا مراد ہے؟ حلال چیزوں کو حرام سمجھنے کے تین درجے (اعتقادی، قولی یا عملاً حرام سمجھنا)۔ حلال و حرام میں خود ہی اتھارٹی نہ بن جاؤ، حد اور راہ اعتدال سے تجاوز نہ کرو: وَلَا تَعْتَدُوْا ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ حلال اور طیب چیزیں استعمال کرو۔ حلف اور قسم کا مفہوم، اقسام اور ان کے احکامات، اپنے حلف و قسم کی پاسداری کرو: وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ۔ اللہ کے نام کو جھوٹے حلف و قسم کیلئے استعمال نہ کرو: وَلَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ۔(بقرہ۔224)

ممنوعات: الخمر والميسر والانصاب والازلام۔ نشہ آور اشیاء، شراب، جواء، قمار بازی، غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز، توہمات و فال گیری، گیم آف چانس، لاٹری، علم نجوم، شرط، شطرنج۔ قرعہ اندازی کی جائز صورتیں، فال نکالنے کے بجائے استخارہ کرو۔ نشہ اور جوئے کے دینی، اخلاقی و سماجی نقصانات، انسانی صحت اور نفسیات پر اثرات۔

رسول کی ذمہ داری ابلاغِ دعوت ہے۔ قبول اسلام اور سچی توبہ سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رکوع کا اختتام اللہ کی صفت رحمت و محبت پر ہوتا ہے: وَاللہُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ اللہ محسنین یعنی نیکی و بھلائی کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرو

يٰٓ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (مائدہ۔87)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں ان اپنے اوپر حرام مت کرو اور حد سے آگے مت نکلو، بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

O You who have believed! Do not forbid the good things which Allah has made lawful for you, do not exceed the limits. Indeed, Allah does not like transgressors. (5:87)

This verse embodies two directives:

1: The first is that people should not proclaim things either *Halal* or *Haram* (permissible or impermissible) according to their own wishes.

2: The second directive is that they should not adopt the abstention from worldly pleasures as hardcore religious people do. They considered suffering, deprivation from worldly pleasures and abstention from the means of worldly sustenance to be acts of goodness and indispensable for achieving proximity to God. Even some of the Companions leaned in this direction. The Prophet (peace be on him) once came to know that some Companions had resolved that they would fast without interruption, that instead of spending the night on their beds they would remain awake praying, that they would consume neither meat nor fat, and would have no (sexual) relations with wives. The Prophet (peace be on him) addressed the people on this subject and said: ‘I have not

been commanded to do so. Even your own self has rights against you. So, fast on certain days and refrain from fasting on others. Stay awake praying at night and also sleep. Look at me; I sleep as well as stay awake (praying); sometimes I fast and sometimes I don’t. I consume meat as well as fat. Whosoever dislikes my Sunnah (Path) does not belong to my community. He then added: ‘What has happened to people that they have prohibited for themselves women, good food, perfumes, sleep and the pleasures of the world, whereas I have not taught you to become monks and priests. In my religion there is neither abstention from women nor from meat, neither seclusion nor withdrawal.

The Verse: Do not exceed the limits, has a broad significance. To hold the things which are lawful to be unlawful, and to shun the things declared by God to be clean as if they were unclean, is in itself an act of wrongful excess. It should be remembered, at the same time, that extravagant indulgence even in clean things is an act of wrongful excess. Likewise, to overstep the limits of the permissible is also an act of wrongful excess. God disapproves of all three kinds of excess.

اس آیت کی شان نزول میں کئی روایات آتی ہیں۔روایات میں آتا ہے کہ بعض صحابہ کرام زہد و عبادت کی غرض سے بعض حلال چیزوں سے (مثلاً شادی، نکاح کرنے، رات کے وقت سونے، دن کے وقت کھانے پینے سے) اجتناب کرنا چاہتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے علم میں یہ بات آئی تو آپؐ نے انہیں منع فرمایا۔

رہبانیت (ترک دنیا۔ سوسائٹی سے الگ تھلگ رہنا) اسلام میں حرام اور ممنوع ہے

حدیث: کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپؐ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں نبی کریمؐ کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی کریمؐ سے کیا مقابلہ! آپؐ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ نفلی روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے کروں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر نبی کریمؐ تشریف لائے اور آپؐ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ ایسی باتیں کہ کر گئے ہیں۔ آپؐ نے ان سے پوچھا

کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ فمن رغب عن سنتي فليس مني، جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور اللہ نے تمہیں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اور اسی اللہ سے ڈرو (اس کی نافرمانی سے بچو) جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ المائدہ۔ 88

Eat of the good, lawful things provided to you by Allah. And be mindful of Allah in Whom you believe. (5:88)

حلف وقسم کے احکامات

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (مائدہ۔89)

تم لوگ جو لغو قسمیں کھا لیتے ہو اُن پر اللہ گرفت نہیں کرتا، مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو اُن پر ضرور تم سے مواخذہ کرے گا (ایسی قسم توڑنے کا) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام آزاد کرو، اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے شاید کہ تم شکر ادا کرو۔

Accountability for breaking the Oaths!

Allah will not call you to account for your thoughtless oaths, but He will hold you accountable for deliberate oaths. The penalty for a broken oath is to feed ten poor people from

what you normally feed your own family, or to clothe them, or give a slave his freedom. But if none of this is affordable, then you must fast three days. This is the penalty for breaking your oaths. So be mindful of your oaths. This is how Allah makes things clear to you, so perhaps you will be grateful. (5:89)

To be mindful of one's oaths has several meanings: First, one should make proper use of oaths and should not employ them either frivolously or sinfully. Second, when a person takes an oath, he should take care not to forget it lest he be led to break it. Third, when a person deliberately breaks or violates an oath, he should face accountability and pay the penalty.

On the wider meaning, some people had taken oaths or self-imposed commitments to stop using things/concessions which Allah has permitted. On the other hand, some people made commitments to carry on sins. The verse explains that if a person had deliberately made an oath which entails sin he should not abide by his oath and should expiate it.

قسم وحلف کا مفہوم اور اقسام:

اللہ تعالٰی نے اس آیت میں عہد وپیمان اور حلف کی پابندی کی تاکید فرمائی:

قسم جس کو عربی میں حلف یا یمین کہتے ہیں جن کی جمع احلاف اور ایمان ہے۔اس کی تین اقسام ہیں:

1۔لغو، 2۔ غموس۔ 3۔معقدۃ

لَغْوٌ: وہ قسم ہے جو انسان بات بات میں عادتاً بغیر ارادے اور نیت کے کھاتا رہتا ہے۔اس پر کوئی مواخذہ نہیں. لیکن یہ ایک بری عادت ہے۔ اسی طرح بلا قصد زبان سے لفظ قسم نکل جائے تو اس کو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ نہ اس پر کفارہ ہے نہ گناہ۔

غَمُوْسٌ: وہ جھوٹی قسم ہے جو انسان دھوکہ اور فریب دینے کے لئے کھائے۔ یہ کبیرہ گناہ بلکہ اکبر الکبائر میں سے ہے۔ مثلاً ایک شخص نے کوئی کام کیا ہے، اور وہ جانتا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے، اور پھر جان بوجھ کر قسم کھالے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا، یہ جھوٹی قسم ہے، سخت گناہ کبیرہ اور موجب وبال دنیا و آخرت ہے مگر اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہوتا، توبہ و استغفار لازم ہے اسی لئے اس کو اصطلاح فقہاء میں یمین غموس کہا جاتا ہے، کیونکہ غموس کے معنی غرق کردینے والی کے ہیں یعنی یہ قسم انسان کو گناہ اور وبال میں غرق کردینے والی ہے۔

مُعَقَّدَةٌ: وہ قسم ہے جو انسان اپنی بات میں تاکید اور پختگی کے لئے ارادہ اور نیت کے ساتھ کھائے، ایسی قسم اگر توڑے گا تو اس کا وہ کفارہ ہے جو آیت میں بیان کیا جارہا ہے۔

قسم کا کفارہ

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ۔۔۔: (ایسی قسم توڑنے کا) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام آزاد کرو، اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ (مائدہ۔89)

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ: اور اپنی قسموں کا خیال رکھو۔ (مائدہ۔89)

So be mindful of your Oaths!

قسم اور عہد و حلف کے حوالے سے اس سے پہلے بھی سورہ بقرہ آیت 224 میں ہدایت گذر چکی ہے کہ:

اللہ کے نام کو جھوٹی قسموں کیلئے استعمال نہ کرو

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

اللہ کے نام کو قسمیں کھانے کے لیے استعمال نہ کرو تاکہ تم نیکوکار، پرہیزگار بن سکو۔ اور لوگوں میں صلح کرا سکو اور اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ البقرہ۔224

Take Care of your Oaths

Do not use Allah's Name in your oaths as an excuse for not doing good, not guarding against evil, or not making peace

between people. And Allah is All-Hearing, All-Knowing. (2:224)

حدیث: حضور ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے فرمایا اے عبدالرحمن سرداری، امارت کو طلب نہ کر اگر بغیر مانگے دی جائے گا تو اللہ کی جانب سے تیری مدد کی جائے گی اور اگر تو نے خود مانگ کر لی ہے تو تجھے اس کی طرف سونپ دیا جائے گا۔ تو اگر کوئی قسم کھالے اور اس کے خلاف بھلائی دیکھ لے تو اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور اس نیک کام کو کر لے۔ (بخاری و مسلم)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ:

قسموں کو مذاق نہ بناؤ

فضول قسمیں نہ اٹھاؤ

ممنوعات۔ نشہ آور اشیاء، جواء وغیرہ!

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (مائدہ۔90)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔ (مائدہ۔90)

Prohibition of Intoxicants, Gambling!

O You who have believed! Indeed, intoxicants, gambling, [sacrificing on] stone alters, and divining arrows are but defilement from the work of Satan, so avoid it that you may be successful. (5:90)

اس آیت مبارکہ میں چار چیزیں حرام کی گئی ہیں:

1: شراب

2: جواء یا قمار بازی

3: غیر اللہ کے نام پر نذرونیاز (آستانوں پر چڑھاوے) یعنی وہ مقامات جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنے یا کسی اور کے نام پر قربانی کے لیے مخصوص کیے گئے ہوں۔

4: چوتھی چیز توہمات اور فال گیری کی ممانعت۔ ایسی قرعہ اندازی جو مشرکانہ عقائد اور توہمات سے آلودہ ہو۔ اور میسر کا اطلاق ان کھیلوں اور ان کاموں پر ہوتا ہے جن میں اتفاقیہ کمائی، قسمت آزمائی کو تقسیم اموال واشیاء کا ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ مثلاً لاٹری وغیرہ۔ اس کو انگریزی میں گیم آف چانس کہا جاتا ہے۔ اس کے دو معنی کیے گئے ہیں ایک تیروں کے ذریعے تقسیم کرنا دوسرے تیروں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنا مثلاً فال نکالنا وغیرہ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ آئندہ کے حالات اور غیب کی چیزیں معلوم کرنے کے جتنے طریقے رائج ہیں، خواہ علم نجوم یا جفر کے ذریعہ یا ہاتھ کے نقوش دیکھ کر یا فال وغیرہ نکال کر یہ سب طریقے اس ممانعت کے حکم میں ہیں۔ اَزْلَامُ کا لفظ کبھی قمار یعنی جوئے کے لئے بھی بولا جاتا ہے جس میں قرعہ اندازی یا لاٹری کے طریقوں سے حقوق کی تعیین کی جائے، یہ بھی بنص قرآن حرام ہے جس کو اس آیت میں میسر کے نام سے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے حضرت سعید بن جبیر، مجاہد اور شعبی نے فرمایا کہ جس طرح عرب ازلام کے ذریعہ حصے نکالتے اسی طرح فارس وروم میں شطرنج، چوسر وغیرہ کے مہروں سے یہ کام لیا جاتا ہے۔ وہ بھی ازلام کے حکم میں ہیں (مظہری)۔

قرعہ اندازی کی جائز صورت

قرعہ اندازی کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں۔ جب کسی چیز میں سب کے مساوی حقوق ہوں اور حصے بھی مساوی تقسیم کر دیئے گئے ہوں پھر ان میں سے حصوں کی تعیین بذریعہ قرعہ اندازی کر لی جائے، مثلاً ایک مکان چار شریکوں میں تقسیم کرنا ہے تو قیمت کے لحاظ سے چار حصے برابر کر لئے گئے، اب یہ تعین کرنا کہ کونسا حصہ کس شریک کے پاس رہے، اس کی تعیین اگر آپس میں مصالحت ورضامندی سے نہ ہو سکے تو اس بات کی اجازت ہے کہ قرعہ اندازی کر کے جس کے نام پر جو حصہ نکل آئے اس کو دے دیا جائے۔ قرعہ اندازی کی ایک اور جائز صورت یہ بھی ہے کہ اگر کسی چیز کے خواہش مند ایک ہزار ہیں، اور سب کے حقوق مساوی ہیں مگر جو چیز تقسیم کرنا ہے اس کی تعداد صرف ایک سو ہے تو ایسی تمام صورتوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

فال گیری کے بجائے استخارہ کا حکم

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تیروں سے قسمت معلوم کرنا اور فال گیری حرام ہے، ایسا کام کرنا فسق، گمراہی، جہالت اور شرک ہے۔ اس کے بجائے اہل ایمان کو حکم ہوا کہ جب تمہیں اپنے کسی کام میں تردد ہو تو تم اللہ تعالی سے استخارہ کر لو، اس کی عبادت کر

کے اس سے بھلائی طلب کرو۔ مسند احمد، بخاری اور سنن میں مروی ہے حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے، اسی طرح ہمارے کاموں میں استخارہ کی تعلیم بھی فرماتے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کسی کو کوئی اہم کام آپڑے تو اسے چاہئے کہ دو رکعت نفل نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھٰذا الامر۔۔۔ خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبتہ امری فقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم انہ شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبتہ امری فاصرفہ عنی واقدرلی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ۔ (مسند احمد)

یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا طالب ہوں، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں محض مجبور ہوں، تو تمام علم والا ہے اور میں مطلق بے علم ہوں، تو ہی تمام غیب کو بخوبی جاننے والا ہے، اے میرے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے دین دنیا میں آغاز وانجام کے اعتبار سے بہتر ہی بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر کردے اور اسے میرے لئے آسان بھی کردے اور اس میں مجھے ہر طرح کی برکتیں عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے دین کی دنیا زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لئے خیر وبرکت جہاں کہیں ہو مقرر کردے پھر مجھے اسی سے راضی و ضامند کردے۔ دعا کے یہ الفاظ مسند احمد میں ہیں۔

اس دعا استخارہ میں ھذا الامر جہاں ہے وہاں اپنے کام کا نام لے مثلاً نکاح ہو تو ھذا النکاح، سفر میں ہو تو ھذا السفر، بزنس میں ہو تو ھذا التجارۃ وغیرہ۔

زیر تفسیر آیت المائدہ۔90 میں سب سے پہلے شراب کی قطعی حرمت کو بیان کیا گیا۔

حدیث: مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہر نشے والی چیز خمر ہے اور ہر نشے والی چیز حرام ہے اور جس شخص نے شراب کی عادت ڈالی اور بغیر توبہ مر گیا وہ جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت سے نہ دیکھے گا:

1۔ ماں باپ کا نافرمان،

2۔شراب کی عادت والا

3۔اور اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات دے کر احسان جتلانے والا۔(مسند احمد، نسائی)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شراب سے پرہیز کرو کیونکہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔(ابن کثیرؒ)

آیت کے آخر میں فرمایا: لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ جس میں بتلادیا گیا کہ اگر تم دنیا و آخرت میں فلاح چاہتے ہو تو ان پابندیوں اور حدود و قیود کا خیال رکھو۔

نشہ آور اشیاء اور جوئے کے دینی اور سماجی نقصانات

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْـتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ (مائدہ۔91)

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟

Satan’s plan is to stir up hostility and hatred between you with intoxicants and gambling and to prevent you from remembering Allah and praying. Will you not then abstain? (5:91)

یہ نشہ آور اشیاء، شراب اور جوئے کے مزید معاشرتی اور دینی نقصانات بیان ہو رہے ہیں جو محتاج وضاحت نہیں ہیں۔

رسول کی ذمہ داری ابلاغ دعوت ہے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ (مائدہ۔92)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور (نافرمانی سے) بچتے رہو اور اگر تم نے روگردانی کی تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر (ہمارا پیغام) پہنچا دینا ہے۔

Obey Allah and obey the Messenger and beware! But if you turn away, then know that Our Messenger’s duty is only to deliver ˹the message˺ clearly. (5:92)

قبول اسلام اور سچی توبہ کی برکت سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (مائدہ۔93)

جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہو گی بشر طیکہ وہ آئندہ اُن چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں، پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رکیں اور جو فرمان الٰہی ہو اُسے مانیں، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

No blame of sins after true repentance!

There is no blame on those who believe and do good for what they had consumed before ˹the prohibition˺, as long as they fear Allah, have faith, and do what is good; then they believe and act virtuously, then become fully mindful ˹of Allah˺ and do righteous deeds. For Allah loves the good doers. (5:93)

حرمت شراب کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنھم کے ذہن میں یہ بات آئی کہ وہ زمانہ جاہلیت میں شراب پیتے رہے ہیں جس کا گناہ کہیں ان کے نامہ اعمال میں نہ ہو۔اسی طرح شراب کی حرمت آنے سے پہلے بھی بہت سارے مسلمان فوت ہو چکے تھے جو اپنی زندگی میں شراب کے عادی رہے۔اس آیت میں اس شبہے کا ازالہ کر دیا گیا کہ ایمان، اسلام اور سچی توبہ سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لہٰذا ان کو اپنے سابقہ گناہوں پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔حدیث کے اندر بھی آتا ہے: الاسلام يهدم ماكان قبله۔اسلام اپنے ما قبل گناہوں کو خود بخود معاف کروا دیتا ہے یعنی قبول اسلام سے قبل کئے گئے تمام گناہ قبول اسلام کے بعد معاف ہو جاتے ہیں۔اسی طرح نزول قرآن کے وقت کسی چیز کی حرمت سے پہلے اس کے استعمال پر کوئی گناہ نہیں۔جیسے ان آیات میں شراب اور جوئے کی حرمت کا ذکر ہے تو جس نے ماضی میں ان چیزوں کو استعمال کیا اس پر کوئی مواخذہ

نہیں۔قرآن میں دوسرے مقام پر بھی یہی فرمایا گیا:ولقد عفا اللہ عمّا سلف۔۔ جوکچھ ماضی میں ہو گیا اللہ نے اس کو معاف کردیا۔

تیسرا رکوع:یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ۔۔۔ (مائدہ۔87)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

حج وعمرہ کے احرام کی پابندیاں،احرام کے احکام کی تفصیل،سمندر یا پانی کا شکار اور کھانے کے احکامات: اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ۔ کعبۃ اللہ کی حرمت وفضیلت:جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ۔ دلوں کا مقناطیس،یونٹی کی علامت،مرجع خلائق۔ رحمت الٰہی اور عذاب الٰہی،داعی کا کام صرف ابلاغ ہے ہدایت دینا اللہ کے اختیار میں ہے:مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ۔تمہارے ظاہر وباطن سے آگاہ ہستی:وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ۔

رزق حلال کی برکات:قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ۔ حلال وحرام برابر نہیں ہوتے، حلال کم بھی باعث برکت،حرام زیادہ بھی ہو تو ناکافی اور بے برکتی وبے سکونی کا ذریعہ،حلال پر قناعت اختیار کرو،چیزوں کی قدر وقیمت کا خاص معیار،پرفیوم کا ایک قطرہ بدبو کے ڈھیر سے بہتر ہوتا ہے،برائی کی کثرت سے مرعوب نہ رہو۔

احرام کی پابندیاں، احرام کے مسائل کی تفصیلات

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُہٗٓ اَیْدِیْکُمْ وَ رِمَاحُکُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ مَنْ یَّخَافُہٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (مائدہ۔94)

ایمان والو! اللہ ان شکاروں کے ذریعہ تمہارا امتحان ضرور لے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ جاتے ہیں تاکہ تاکہ وہ یہ دیکھے کہ غائبانہ طور پر کون اس سے ڈرتا ہے؟ اور جس نے تنبیہ کے بعد بھی حد سے تجاوز کیا تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

Prohibition of hunting animals during pilgrimage

O you who have believed! Allah will surely test you with game within the reach of your hands and spears to distinguish those who fear Him in secret. And whoever transgresses after that – for him is a painful punishment. (5:94)

زمانہ قدیم سے شکار انسانی زندگی کی معاش اور معاشرت کا ایک اہم عنصر رہا ہے اور ہر زمانے میں کسی حد تک انسانی ضرورت بھی رہا ہے۔ بالخصوص زمانہ جاہلیت سے عرب کلچر میں شکار کو زندگی کا جزو لاینفک سمجھا جاتا تھا، اس لئے حالت احرام میں شکار کی ممانعت کر کے لوگوں کا امتحان لیا گیا۔

Sea Food سمندر یا پانی کے شکار اور کھانوں کے احکامات

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ (مائدہ۔96)

تمہارے لیے سمندر (پانیوں) کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، جہاں تم ٹھیرو وہاں بھی اُسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زادِ راہ بھی بنا سکتے ہو البتہ خشکی کا شکار تم پر حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم حالتِ احرام میں ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی (بارگاہ کی) طرف تم (سب) جمع کئے جاؤ گے۔ (مائدہ۔96)

Permission for Sea Food

It is lawful for you to hunt and eat seafood, as a provision for you and for travellers. But hunting on land is forbidden to you while on pilgrimage. Be mindful of Allah to Whom you all will be gathered. (5:96)

Since one often runs out of provisions during a Sea journey and is left with no alternative but to catch sea creatures. So, eating sea food has been made permitted for this reason. But in normal circumstances only fish can be consumed from sea food.

چونکہ سمندر کے سفر میں بسا اوقات زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے اور غذا کی فراہمی کے لیے بجز اس کے کہ آبی جانوروں کا شکار کیا جائے اور کوئی تدبیر ممکن نہیں ہوتی اس لیے ہر طرح کا بحری شکار حلال کر دیا گیا۔

البتہ اس کی تفصیل میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ فقہاء احناف کے نزدیک پانی کے جانوروں میں سے صرف مچھلی کا کھانا حلال ہے۔ کیونکہ پانی کے جانوروں میں تو مگرمچھ، کچھوے، سمندری سانپ، سمندری گھوڑے، کیکڑے اور دوسرے کئی عجیب الخلقت جانور بھی ہوتے ہیں جن کو کھانے سے نفس انسانی ویسے ہی کراہت محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا فقہاء احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ کسی اور آبی جانور کا کھانا جائز نہیں ہے۔ جن فقہاء کے نزدیک جھینگا مچھلی کی قسم سے ہے ان کے نزدیک اس کا کھانا بھی حلال ہے۔ امام شافعیؒ اور دوسرے فقہا کہتے ہیں کہ پانی کے تمام جانور حلال ہیں سوائے مینڈک کے۔

کعبۃ اللہ: اسی نام سے باقی ہے آرام جہاں ہمارا

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ۔ (مائدہ۔97)

اللہ نے مکان محترم، کعبہ کو لوگوں کے لیے (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا اور ماہ حرام اور ہدی کے جانوروں اور قلادوں کو بھی (اس کام میں معاون بنادیا) تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کے سب حالات سے باخبر ہے اور اُسے ہر چیز کا علم ہے۔

Ka'ba: A Blessed Sanctuary

Allah has made the Ka'ba—the Sacred House—a sanctuary of well-being for all people, along with the sacred months, the sacrificial animals, and the ⌜offerings decorated with⌝ garlands. All this so you may know that Allah knows whatever is in the heavens and whatever is on the earth, and that He has ⌜perfect⌝ knowledge of everything. (5:97)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کعبۃ اللہ کو لوگوں کے قیام وبقاء اور امن واطمینان کا سبب بتلایا ہے۔ لفظ کعبہ عربی زبان میں ایسے مکان کو کہتے ہیں جو مربع یعنی چوکور ہو۔ کعبہ کو البیت الحرام اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حرمت اور احترام والی جگہ ہے۔ اس کی حدود میں شکار کرنا، درخت کاٹنا وغیرہ بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اگر کسی کے باپ کا قاتل بھی سامنے آجاتا تو اس سے بھی تعرض نہیں کیا جاتا تھا۔ اسے قیاما للناس (لوگوں کے لئے جائے قرار) قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں بیت اللہ کو دلوں کا مقناطیس بنادیا گیا۔ لفظ قیام اور قوام اسم مصدر ہے، اس چیز کو کہا جاتا ہے جس پر کسی چیز کا قیام

وبقاء موقوف ہو،اس لئے قیٰماً للناس کے معنے یہ ہوئے کہ کعبہ اوراس کے متعلقات لوگوں کے قیام وبقاء کا سبب اور ذریعہ ہیں۔اور لفظ ناس لغت میں عام انسانوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ظاہر یہی ہے کہ پورے عالم کے انسان اس میں داخل ہیں۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ بیت اللہ اور جن چیزوں کا ذکر آگے آرہا ہے،ان کو ساری انسانیت کے لئے قیام وبقاءاور امن وسکون کا ذریعہ بنادیا ہے،جب تک دنیا کا ہر ملک،ہر خطہ اور ہر سمت کے لوگ اس بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز ادا کرتے رہیں اور بیت اللہ کا حج ہوتا رہے تو اس کی برکت سے پوری دنیا قائم اور بابرکت رہے گی۔بیت اللہ کا پورے عالم کی بقاء کے لئے سبب ہونا تو ایک معنوی چیز ہے ظاہری نظریں اس کو نہیں پاسکتیں۔جس طرح مقناطیس اور لوہے کے باہمی ربط باہمی کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں،مگر وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو مشاہدہ میں آتی ہے اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔بیت اللہ اور نظام عالم کے باہمی ربط کی حقیقت کا ادراک بھی انسان کے قبضہ میں نہیں،وہ خالق کائنات کے بتلانے ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔

زمانہ جاہلیت سے عرب کلچر میں کعبہ کی حیثیت محض ایک مقدس عبادت گاہ ہی کی نہ تھی بلکہ اپنی مرکزیت اور اپنے تقدس کی وجہ سے وہی پورے ملک کی معاشی وتمدنی زندگی کا سہارا بنا ہوا تھا۔کعبۃ اللہ سوشل لائف کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔حج اور عمرے کے لیے سارا ملک اس کی طرف کھنچ کر آتا تھا اور اس اجتماع کی بدولت انتشار کے مارے ہوئے عربوں میں وحدت کا رشتہ اور نیشنل یونٹی کا تصور پیدا ہوتا،مختلف علاقوں اور قبیلوں کے لوگ باہم تمدنی روابط قائم کرتے،شاعری کے مقابلوں سے ان کی زبان وادب کی ترقی ہوتی،اور تجارتی لین دین سے سارے ملک کی معاشی ضروریات پوری ہوتیں۔حرمت والے مہینوں کی برکت سے سال کے چار مہینے مکمل امن نصیب ہوتا تھا۔قربانی کے جانوروں اور قلادوں کی موجودگی سے بھی اس نقل وحرکت میں بڑی مدد ملتی تھی،کیونکہ نذر کی علامت کے طور پر جن جانوروں کی گردن میں پٹے پڑے ہوتے انہیں دیکھ کر عربوں کی گردنیں احترام سے جھک جاتیں تھیں اور کسی کو فساد پھیلانے یا قتل وغارت گری کی جرأت نہ ہوتی۔

کعبۃ اللہ اگرچہ عام پتھروں کی ایک سادہ سی عمارت ہے مگر اس کی نسبت اللہ کی طرف ہے لہٰذا وہ محترم ہو گئی۔ہدی کا جانور اگرچہ ایک جانور ہی ہے مگر چونکہ اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو گئی تو وہ شعائر اللہ میں سے ہو گیا۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری حیثیت ایک پتھر سے زیادہ نہیں ہے۔اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز کی نسبت اللہ کی طرف یا دین کی طرف ہوتی ہے وہ بابرکت ہو جاتی ہے۔دن تو بہت سارے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک اور یوم عرفہ کو سارے دنوں پر فضیلت عطا فرمادی۔راتیں تو بہت ساری ہیں مگر لیلۃ القدر کو ساری راتوں پر

فضیلت عطا کردی گئی۔فرشتے تو بہت سارے تھے مگر جبرئیل امینؑ کو سارے فرشتوں کا سردار بنادیا۔امتیں تو بہت ساری گذریں مگر امّت مسلمہ کو ساری امتوں کا سردار بنادیا۔نبی اور رسول تو بہت سارے آئے مگر ان میں محمد رسول اللہ ﷺ کو سارے رسولوں کا سردار بنادیا۔

عذاب الٰہی اور رحمت الٰہی

ظاہر وباطن سے آگاہ ہستی

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ۔ (مائدہ۔99)

رسول پر تو صرف پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے، آگے تمہارے کھلے اور چھپے سب حالات کا جاننے والا اللہ ہے۔

The Messenger’s duty is only to deliver ˹the message˺. And Allah ˹fully˺ knows what you reveal and what you conceal. (5:99)

رزق حلال کم بھی ہو تو باعث برکت

حرام زیادہ بھی ہو تو بے برکت

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (مائدہ۔100)

اے پیغمبرؐ! انہیں بتادو کہ برائی اور اچھائی برابر نہیں ہوتیں، خواہ برائی کی کثرت تمہیں کتنی ہی اچھی لگے، پس اے لوگو جو سمجھ بوجھ رکھتے ہو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

Say, ˹O Prophet˺ “Good and evil are not equal, though you may be dazzled by the abundance of evil. So be mindful of Allah, O people of reason, so you may be successful. (5:100)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ماقل و کفیٰ خیر ممّا کثر و الھیٰ۔ جو کم ہو اور کفایت کرے وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔

حدیث: ابن حاطب نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا: کم مال جس کا شکریہ تو ادا کرے یہ بہتر ہے اس زیادہ سے جس کی تو طاقت نہ رکھے۔ اے عقلمند لوگو! اللہ سے ڈرو حرام سے بچو، حلال پر اکتفا کرو قناعت کیا کرو تاکہ دین و دنیا میں کامیاب ہو جاؤ۔

چوتھا رکوع: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ--- (مائدہ۔101)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

غیر ضروری اور فضول سوالات کی ممانعت: لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

آباؤاجداد کی اندھی تقلید: حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا۔ جاہلانہ اور مشرکانہ روایات کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں، جاہلیت کسی زمانے کا نام نہیں، ہر تاریک خیالی، لادین کلچر، رسومات و توہمات، دین سے دوری، نفس کی پیروی، خاندانی رواج و روایات کی اندھی پیروی جاہلیت کی جدید شکل ہے۔ **اپنی ہدایت کی فکر کرو** کسی کی گمراہی کا وبال تم پر نہ ہوگا: عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ۔ وراثت کی وصیت کے وقت گواہوں کی اہمیت۔

غیر ضروری اور فضول سوالات سے گریز کرو

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۔ (مائدہ۔101)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔ اور اگر یہ باتیں ایسے وقت میں پوچھو گے جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ گذشتہ سوالات اللہ نے معاف کر دیے ہیں اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔

Don’t ask unnecessary Questions!

O You who have believed! Do not ask about any matter which, if made clear to you, may disturb you. But if you inquire about what is being revealed in the Quran, it will be made clear to you. Allah has forgiven what was done ˹in the past˺. And Allah is All-Forgiving, Most Forbearing. (5:101)

Hadith: The Prophet (peace be on him) said: 'God has imposed upon you certain obligations, do not neglect them; He has imposed certain prohibitions, do not violate them; He has imposed certain limits, do not approach them; and He has remained silent about certain matters – and has not done so out of forgetfulness – do not pursue them.

غیر ضروری سوال کرنے کی ممانعت

اس آیت میں اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ بعض لوگوں کو دینی احکامات ومسائل میں بلاضرورت تدقیق اور بال کی کھال اتارے کا شوق ہوتا ہے، اور جو احکام نہیں دیئے گئے ان کے متعلق بغیر ضرورت کے سوالات کیا کرتے ہیں، اس آیت میں ان کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ ایسے سوالات نہ کریں جن کے نتیجہ میں ان پر اعمال کا بوجھ بڑھ جائے۔

بعض مفسرین کے مطابق یہ ممانعت صرف نزول قرآن کے وقت تھی۔ خود نبی اکرم ﷺ بھی صحابہ رضی اللہ عنہ کو غیر ضروری سوالات کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

ختم نبوت اور سلسلہ وحی کے انقطاع کے بعد ایسے سوالات کا اگرچہ یہ اثر نہ ہوگا کہ نئے احکام آجائیں یا جو چیزیں فرض نہیں ہیں وہ فرض ہو جائیں لیکن بلاضرورت سوالات گھڑ گھڑ کر ان کی تحقیقات میں پڑنا یا بلاضرورت چیزوں کے متعلق سوالات کرنا بعد انقطاع نبوت کے بھی مذموم اور ممنوع ہی رہے گا، کیونکہ اس میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا ہے۔

حدیث: حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ان اللہ حرم علیکم عقوق الامھات، ووادالبنات، ومنع وھات وکرہ لکم قیل وقال و کثرۃ السوال واضاعۃ المال۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا، دوسروں کے حقوق روکنے کو حرام قرار دیا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے: فضول گفتگو، مال ضائع کرنا اور فضول سوال کرنا۔ (مسلم)

علماء کا کہنا یہ ہے کہ کثرت سوال سے مراد فقہی مسائل میں زیادہ سوالات کرنا ہے۔ یعنی ان معاملات میں جن میں کوئی نص نہیں ہے اور جن کا دارومدار ہمارے کسی عمل سے نہیں ہے یعنی فقہی پہیلیاں اور مسائل سے جزئیات اور مشتقات نکالنا۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ یعنی دین اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ آدمی فضول باتوں کو چھوڑ دیتا ہے۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت سے مسلمان جو بالکل فضول چیزوں کی تحقیق میں لگے رہتے ہیں کہ موسیٰؑ کی والدہ کا کیا نام تھا،اور نوحؑ کی کشتی کا طول وعرض کیا تھا جن کا کوئی اثر انسان کے عمل پر نہیں،ایسے سوالات کرنا مذموم ہے۔ خصوصاً جبکہ یہ بھی معلوم ہو کہ ایسے سوالات کرنے والے حضرات اکثر ضروری اور اہم مسائل دین سے بیخبر ہوتے ہیں۔فضول کاموں میں پڑنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ آدمی ضروری کاموں سے محروم ہو جاتا ہے۔

بعض فقہاء نے فرضی سوالات کرکے بہت سے مفروضہ مسائل کا حل نکالا ہے وہ اس ممانعت سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان سوالات کا مقصد تعلیم وتدریس ہوتا ہے۔ایک عالم اور امام کو متوقع سوالات کیلئے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہئے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: إنَّ اللهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا، وحدَّ حُدُودًا فَلا تَعْتَدُوهَا، وحرَّم أشْياءَ فَلا تَنْتَهِكُوها، وَسكَتَ عَنْ أشْياءَ رَحْمةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيانٍ فَلا تَبْحثُوا عَنْهَا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ امور فرض قرار دیے ہیں،پس انہیں ضائع نہ کرنا،اور کچھ امور کی حدبندی فرمادی ہے،پس اس سے تجاوز اختیار نہ کرنا،اور کچھ اشیاء کو حرام قرار دیا ہے،پس انہیں پامال نہ کرنا،اور کچھ اشیاء سے خاموشی اختیار فرمائی ہے،بھول کر نہیں،بلکہ تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتے ہوئے،پس انہیں کریدنے کی کوشش نہ کرنا۔(دار قطنی۔ریاض الصالحین)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں: فضول گفتگو،مال ضائع کرنا اور کثرت سے سوال کرنا۔(بخاری)

جاہلانہ اور مشرکانہ روایات کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جاہلیت کسی مخصوص زمانے کا نام نہیں ہے بلکہ جاہلیت ایک نظریہ،فکر اور سوچ کا بھی نام ہے جو بار بار رنگ بدل کر سامنے آتی رہتی ہے۔مختلف شکلوں میں آتی ہے۔مختلف ادوار میں آتی ہے۔

تمام جاہلی روایات میں رسوم وتوہمات کی ظاہری شکلیں تو مختلف ہوتی ہیں لیکن خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی بنیاد تاریک خیالی پر ہوتی ہے،دین سے دوری پر ہوتی ہے۔اللہ کی نافرمانی پر مبنی ہوتی ہے۔

آباؤاجداد اور خاندانی روایات کی اندھی تقلید

اپنی ہدایت اور اصلاح کی فکر کرو، کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے سکتی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (مائدہ۔105)

اے ایمان والو! اپنے اعمال کی فکر کرو، کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا کوئی نقصان نہیں اگر تم خود سیدھے راستے پر ہو۔ اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے پھر وہ تم سب کو بتلا دے گا جو کچھ تم سب کرتے تھے۔

O You who have believed! you are accountable only for yourselves. It will not harm you if someone chooses to deviate—as long as you are ˹rightly˺ guided. To Allah you will all return, and He will inform you of what you used to do. (5:105)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی اصلاح کی پہلے فکر کرو، دوسروں کی خرابیِ اعمال کا وبال تم پر نہیں ہوگا۔

وراثت کی وصیت کے وقت گواہوں کی موجودگی کی اہمیت

پانچواں رکوع: يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ۔۔۔۔ (مائدہ۔109)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

علام الغیوب ہستی صرف اللہ ربّ العالمین، روزِ محشر کا منظر نامہ، روزِ محشر کے سوالات، عیسیٰؑ پر اللہ کی رحمتیں، احسانات وانعامات، حضرت عیسیٰؑ سے خصوصی سوال وجواب، عیسیٰؑ کے حواریوں کا دین بھی اسلام تھا: وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ۔ حواریوں کا تعارف، حواریوں کا آسمانی کھانے (مائدہ) کا مطالبہ، مائدہ کیلئے دعا، رزق کی دعا: وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ ناشکری اور اللہ کا عذاب، نعمت غیر معمولی ہو تو ناشکری کا وبال بھی سخت ہوتا ہے، مائدۃ (خوانِ طعام) آسمان سے اترا تھا یا نہیں؟ قریش مکہ کا مائدہ سے ملتا جلتا مطالبہ۔

علام الغیوب ہستی: صرف اللہ ربّ العالمین

روز محشر کا منظر نامہ

روز محشر کے سوالات

حدیث: ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لا تزول قدما ابن ادم حتٰی یسئل عن خمس۔۔۔

یعنی کسی آدمی کے قدم محشر میں اس وقت تک آگے نہ سرک سکیں گے جب تک اس سے پانچ سوالوں کا جواب نہ لے لیا جائے:

ایک یہ کہ اس نے اپنی عمر کے طویل وکثیر لیل ونہار کس کام میں صرف کئے۔ دوسرے یہ کہ خصوصیت سے جوانی کا زمانہ جو قوت عمل کا زمانہ تھا، اس کو کن کاموں میں خرچ کیا۔ تیسری یہ کہ ساری عمر میں جو مال اس کو کہاں سے کمایا۔ چوتھے یہ کہ مال کو کن جائز یا ناجائز کاموں میں خرچ کیا۔ پانچویں یہ کہ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

عیسیٰؑ پر اللہ کی رحمتیں، احسانات، معجزات

عیسیٰؑ کے حواریوں کا دین بھی اسلام تھا

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ۔(مائدہ۔111)

اور جب میں نے حواریوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو کہنے لگے ہم ایمان لائے اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلم (فرمانبردار بندے) ہیں۔

And how I inspired the disciples, “Believe in Me and My messenger!” They declared, “We believe and bear witness that we fully submit ˹to Allah˺. (5:110)

حَوَارِیّٖنَ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہیں جو ان پر ایمان لائے ان کے ساتھی اور مددگار بنے۔ حواری کی تفصیل سورۃ آل عمران میں گذر چکی ہے۔

عیسیٰؑ کے حواریوں کا آسمانی کھانے کا مطالبہ

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ (مائدہ۔112)

یہ واقعہ بھی یاد رہے کہ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار سکتا ہے؟ تو عیسیٰؑ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم صاحب ایمان ہو۔

Request for heavenly meal

⌜Remember⌝ when the disciples asked, “O Jesus, son of Mary! Would your Lord be willing to send down to us a table spread with food from heaven?” Jesus answered, “Fear Allah if you are ⌜truly⌝ believers.” (5:112)

یہ مائدہ کا واقعہ ہے اور اسی کی وجہ سے اس سورت کا نام سورۃ مائدہ ہے۔ مَائِدَۃً ایسے برتن (پلیٹ یا ٹرے وغیرہ) کو کہتے ہیں جس میں کھانا ہو۔ اسی لئے دستر خواں بھی اس کا ترجمہ کر لیا جاتا ہے کیونکہ اس پر بھی کھانا چنا ہوتا ہے۔ سورت کا نام بھی اسی مناسبت سے ہے کہ اس میں مائدہ (دستر خوان) کا ذکر ہے۔ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے حواریوں نے بوجہ فقر و فاقہ، تنگی اور حاجت کے یہ سوال کیا تھا، جناب عیسیٰؑ نے ان سے فرمایا کہ ایسے انوکھے سوالات نہ کرو، اللہ پر بھروسہ رکھو، رزق کی تلاش اور محنت، کوشش کرو۔ صرف بیٹھ کر کھانے کی عادت نہ بناؤ۔

حواریوں کے اصرار پر عیسیٰؑ کی کھانے (مائدہ) کی دعا

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ (مائدہ۔114)

تب عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما، جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو، ہم کو رزق دے اور تو بہترین رازق ہے۔

Jesus, son of Mary, prayed, “O Allah, our Lord! Send us from heaven a table spread with food as a feast for us—the first and last of us—and as a sign from You. Provide for us! You are indeed the Best Provider. (5:114)

حواریوں کے اصرار پر عیسیٰؑ نے اللہ سے مائدہ (خوان طعام) اور رزق کی دعا کی۔

رزق کی دعا

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ اے اللہ! تو ہمیں رزق عطا فرما، بے شک، تو بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔(انعام۔114)

ناشکری اور عذاب الٰہی

نعمت غیر معمولی یا بڑی ہو تو ناشکری کا وبال بھی بڑا ہوتا ہے

مَآئِدَةً (خوان بعام) آسمان سے اترا تھا یا نہیں؟

اس کے بارے میں کوئی صحیح مرفوع حدیث موجود نہیں۔ بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ شرط سن کر کہ جو اس کے بعد ناشکری کرے گا میں اسے سخت عذاب دوں گا، حواریوں نے کہا کہ پھر ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ جس کے بعد اس کا نزول نہیں ہوا۔

قریش مکہ کا مائدہ سے ملتا جلتا مطالبہ

اسی سے ملتا جلتا مطالبہ اہل مکہ (قریش) نے بھی رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ صفا پہاڑ کو ہمارے لئے سونے کا بنادے تو ہم آپؐ پر ایمان لائیں گے۔ آپؐ نے دعا کی اسی وقت حضرت جبرائیلؑ آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں کوہ صفا کو سونے کا بنادیتا ہوں لیکن اگر پھر ان لوگوں نے انکار کیا تو میں انہیں وہ عذاب دوں گا جو کسی کو نہ دیا ہو، یا اگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھلا رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا: یا اللہ! معاف فرما، توبہ اور رحمت کا دروازہ ہی کھول دے۔ (مسند احمد)

چھٹا رکوع: وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ --- (مائدہ۔116)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

عیسٰیؑ سے خصوصی سوال و جواب، تمام رسول بشمول عیسٰیؑ اللہ کی بارگاہ میں جوابدہ ہیں۔ عالیشان اور بلیغ الفاظ میں عفوو درگذر کی دعا: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيْمُ۔ اے اللہ! اگر تو انہیں سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو معاف کردے تو، تو ہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔ **ایمان اور راستبازی کا فائدہ** آخرت میں ظاہر ہوگا، تمام اختیارات کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، سورۃ مائدہ کا اختتام اور مرکزی مضمون: لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۭ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب اللہ ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

عالیشان اور عجیب الفاظ میں دعا:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (مائدہ۔118)

(اے اللہ!) اگر تو انہیں سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو معاف کردے تو، تو ہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔

المائدہ۔118

Unique Words for Dua

(O, Allah) If You punish them, they belong to You after all. But if You forgive them, You are surely the Almighty, All-Wise. (5:118)

سبحان اللہ! کیسی عجیب وبلیغ آیت ہے۔ یعنی مطلب یہ کہ یااللہ! ان کا معاملہ تیری مشیت کے سپرد ہے اس لئے کہ تو فعال لما یرید بھی ہے جو چاہے کر سکتا ہے اور تجھ سے کوئی بازپرس کرنے والا بھی نہیں ہے۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ یعنی اللہ جو کچھ کرتا ہے اس سے بازپرس نہیں ہوگی لوگوں سے ان کے کاموں کی بازپرس ہوگی۔ (سورۃ انبیاء)۔ گویا آیت میں اللہ کے سامنے بندوں کی بے بسی اور عاجزی کا اظہار بھی ہے اور اللہ کی عظمت وجلالت اور اس کے قادر مطلق اور مختار کل ہونے کا بیان بھی اور پھر ان دونوں باتوں کے حوالے سے عفوودرگذر کی التجا بھی ہے۔

ایمان اور راستبازی کا فائدہ آخرت میں ظاہر ہوگا

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (مائدہ۔119)

اللہ تعالیٰ نے (قیامت کے دن کے بارے میں) ارشاد فرمایا کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا، ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں، یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔ (مائدہ۔119)

This is the Day when ˹only˺ the faithful will benefit from their faithfulness. Theirs are Gardens under which rivers flow, to stay there for ever and ever. Allah is pleased with them, and they are pleased with Him. That is the ultimate triumph.

تمام اختیارات کا مالک حقیقی اللہ ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ (مائدہ۔120)

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب اللہ ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

To Allah ˹alone˺ belongs the kingdom of the heavens and the earth and everything within. And He is Most Capable of everything. (5:120)

یہ سورت اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے۔ یہ آیت اس سورت کا اختتامی تبصرہ اور مرکزی مضمون ہے۔

یہ آخری آیت اس پوری سورت کے مضمون کی طرف بھی اشارہ ہے۔ اس سورۃ کا مرکزی موضوع دین اسلام ہے۔ اور دین اور دینداری کا اظہار اللہ کے دین کی پیروی میں ہوتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں ہوتا ہے۔ اس پوری سورت میں کچھ اصولی اور فروعی احکام بیان ہوئے ہیں، اس لئے آخر میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا خالق و مالک ہے، اس لئے اسے یہ احکام دینے کا حق ہے۔ اور بندوں کو یہ احکام پوری طرح ماننے چاہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں (انّ اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر)۔ وہ نافرمانی کی صورت میں سزا اور فرماں برداری کی صورت میں اجر و انعام دینے پر قادر ہیں۔ تمام مخلوق اللہ کے سامنے عاجز ہے۔ تمام انبیاءؑ بھی اپنا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی، اور ان چیزوں کی جو ان (آسمانوں اور زمین) میں موجود ہیں، اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

سورۃ الانعام

Chapter - 6: The Grazing Animals

سورۃ الانعام مکّی سورت ہے اور اس میں 165 آیات ہیں۔

شان نزول اور پس منظر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ سورۃ انعام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ پوری سورت بجز چند آیات کے بیک وقت مکہ میں اس طرح نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اس کے جلو میں تسبیح پڑھتے ہوئے آئے تھے، آئمہ تفسیر میں سے مجاہدؒ، کلبیؒ اور قتادہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

سورت کا خلاصہ اور مرکزی مضامین

اس سورت میں عقیدہ و نظریہ کی اصلاح پر زور دیا گیا۔ تخلیق کائنات اور رموز کائنات کے حوالے سے اسلامک آئیڈیالوجی کو بیان کیا گیا۔ فکری و نظریاتی اصلاح کے ساتھ ساتھ اسلام کے اساسی تصورات اور اسلامی نظام زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔ اس سورت میں عقیدہ توحید کے بعد عقیدہ آخرت یعنی آخرت میں جوابدہی پر زور دیا گیا۔ یوم حشر کا منظر نامہ پیش کیا گیا، اخروی منازل یعنی موت، برزخ، حشر یوم الحساب کا ذکر کیا گیا۔ جاہلانہ کلچر اور آباؤاجداد کی غیر اسلامی روایات سے دوری پر زور دیا گیا۔ حسن کائنات اور مظاہر فطرت کی تصویر کشی کی گئی۔ کائنات میں غور و فکر پر دعوت دی گئی۔ تاریخ سے سبق سیکھو، اللہ کی صفت رحمت کا خصوصی تذکرہ، انسان کو اختیار کی آزادی یا فریڈم آف چوائس دے کر دنیا کو اس کا دارالامتحان قرار دیا گیا۔ حقوق خلق پر دور دیا گیا، توحید فطرت انسانی کی آواز، رسالت کی حقیقت اور نبوت کا مزاج بیان کیا گیا، ایمان و اصلاح پر زور دیا گیا، اسلام کا نظریہ دعوت و تبلیغ بیان کیا گیا، قرآن کے ذریعے تذکیر پر ذور دیا گیا، سبیل المجرمین کی وضاحت کی گئی، مصائب و مشکلات کا اصل حل رجوع الی اللہ ہے، فرقہ واریت ایک طرح سے اللہ کا عذاب یا سزاء ہے۔ برے لوگوں کے ساتھ بھی اصلاح کی نیت کے ساتھ تعلق باقی رکھو۔ صراط مستقیم کی پیروی، صفات باری تعالیٰ، دعوت دین میں حکمت، انبیاء کرام بالخصوص جدانبیاء حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ۔ تمام انبیاءؑ کا مشن ایک تھا، قرآن ساری دنیا کیلئے تذکیر، اللہ کی معرفت، اللہ کی قدرت کی نشانیاں، سورج اور چاند کا کیلنڈر، مذہبی رواداری کا

حسکم، توہین مذاہب کی ممانعت، شیاطین انس وجن، اکل لحم حلال، اللہ نے دین میں تنگی نہیں رکھی، دارالسّلام یعنی سلامتی کے گھر کا ذکر، اللہ کا نصیحت نامہ (قل تعالوا تل ماحرم ربکم۔۔)، آخری رکوع میں سورت کا مرکزی مضمون: انّ صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العالمین۔ یعنی ہر عمل میں رضائے الٰہی کا حصول بیان کیا گیا۔

Main Topics of the Surah

The main topics of this Surah may be divided under seven headings:

1. Invitation to the creed of Tauhid (Oneness of Allah)
2. Enunciation of the doctrine of the "Life-after- death." and refutation of the wrong notion that there was nothing beyond this worldly life.
3. Refutation of the prevalent superstitions.
4. Enunciation of the core moral principles for the building up of the Islamic Society.
5. Answers to the objections raised regarding the Holy Prophet and his mission.
6. Comfort and encouragement to the Holy Prophet and his followers who were at, that time in a state of anxiety and despondency because of the apparent failure of the mission.
7. Admonition, warning to the opponents to give up their apathy and haughtiness.

It must, however, be noted that the above topics of the Surah have not been mentioned one by one under separate headings, but the discourse goes on as a continuous commentary and these topics come under discussion in a new and different ways.

ساتویں پارے کا ساتواں رکوع: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔۔۔ (انعام۔1)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ کی حمد و ثناء سے آغاز: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۔ تخلیق کائنات، مظاہر فطرت، روشنی اور اندھیرا۔ حق و باطل، ایمان کی روشنی، باطل کی تاریکی، صراط مستقیم، توحید کی حقیقت، تخلیق انسانی کے بارے میں اسلامی تصوّر: هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ۔انسان ارضی مخلوق ہے اسے زمین سے ہی پیدا کیا گیا۔ ہر انسان کا وقت اجل مقرر ہے: ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا۔ اسلام کے دو تصورات: عالم صغیر (دنیاوی زندگی) عالم کبیر (آخرت کی زندگی) صرف اسلام نے یوم الحساب یعنی آخرت میں جوابدہی کا تصوّر پیش کیا۔ دوسرے مذاہب اس تصوّر سے خالی ہیں۔

اَجَلٌ مُّسَمًّى: برزخ کی زندگی، انسان پر آنے والے تین مراحل: موت، برزخ، حشر یا وقوع قیامت، اللہ تمہارے تمام ظاہر و باطن اعمال سے واقف ہے: يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ۔ غفلت شعار انسان کی پہچان: آیات الٰہی سے اعراض کرنے والے، حق کو جھٹلانے والے، دین کو مذاق بنانے والے، تاریخ سے سبق سیکھو، پچھلی قوموں کے زوال سے سبق سیکھو، عقائد کی پختگی، جاہلانہ اعتراضات و توہمات کی تردید، انکار و عناد کی روش، توہین رسالت کوئی نئی بات نہیں: وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ۔ اے محمدؐ! آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کی توہین اور استہزا کیا جاچکا ہے۔

تخلیق کائنات اور تخلیق انسانی

روشنی اور اندھیرا۔ حق اور باطل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۔ (انعام۔1)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمان و زمین بنائے، روشنی اور تاریکیاں پیدا کیں۔ اس کے بعد بھی منکرین (معبودانِ باطلہ کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

All praise is for Allah Who created the heavens and the earth and made darkness and light. Yet those who

disbelieve set up unjustly set up equals (Or: rivals) to their Lord. (6:1)

انسان ارضی مخلوق ہے،اس کو زمین سے پیدا کیا گیا: هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ

ہر انسان کا وقت اجل مقرر ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭوَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ۔ (انعام۔2)

وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہارے لیے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی، اور ایک دوسری مدت اور بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے مگر تم تردد میں پڑے ہوئے ہو۔

He is the One Who created you from clay, then appointed a term ˹for your death˺ and another known only to Him ˹for your resurrection˺—yet you continue to doubt! (6:2)

اللہ تعالیٰ کی بعض صفات

ہمارے ظاہر و باطن سے واقف ہستی

اللہ تمھارے ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ۔ (انعام۔3)

اور وہی ہے معبود بر حق، آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، وہ جانتا ہے تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی، اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔

Allah knows whatever you conceal or reveal!

He is the Only True God in the heavens and the earth. He knows whatever you conceal and whatever you reveal and knows whatever you do. (6:03)

سورۃ انعام کی تیسری آیت میں پہلی دو آیتوں کے مضمون کا نتیجہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جو آسمانوں اور زمین میں لائقِ عبادت و اطاعت ہے، اور وہی تمہارے ظاہر و باطن کے ہر حال اور ہر قول و فعل سے پوری طرح واقف اور باخبر ہے۔

تمہارے کل اعمال اچھے یا برے سے، خیر و شر سے اللہ تعالیٰ واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو عرش پر ہے، جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ لیکن اپنے علم کے لحاظ سے ہر جگہ ہے۔ یعنی اس کے علم و خبر سے کوئی چیز باہر نہیں۔ بعض لوگ اللہ تعالی کو عرش پر نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور اس آیت سے اپنے اس عقیدے کا اثبات کرتے ہیں۔ لیکن یہ دلیل صحیح نہیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ذات جس کو آسمانوں میں اور زمین میں اللہ کہہ کر پکارا جاتا ہے اور آسمانوں اور زمین میں جس کا اختیار ہے اور آسمانوں اور زمین میں جس کو معبود برحق سمجھا اور مانا جاتا ہے وہ اللہ تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اور جو کچھ تم عمل کرتے ہو سب کو جانتا ہے۔
(بحوالہ فتح القدیر)

آیاتِ الٰہی سے اعراض

حق کو جھٹلانے والے

پچھلی قوموں کے زوال سے سبق سیکھو

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۖ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ۔ (انعام۔6)

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں جن کا اپنے اپنے زمانہ میں دور دورہ رہا ہے؟ اُن کو ہم نے زمین میں وہ اقتدار بخشا تھا جو تمہیں نہیں بخشا ہے، ان پر ہم نے آسمان سے خوب بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں بہادیں، (مگر جب انہوں نے کفرانِ نعمت کیا تو) آخر کار ہم نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں تباہ کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے دور کی قوموں کو اٹھایا۔

Have they not seen how many generations We destroyed before them? We had made them more established in the

land than you. We sent down abundant rain for them and made rivers flow at their feet. Then We destroyed them for their sins and replaced them with other people. (6:6)

عقائد کی پختگی

جاہلانہ اعتراضات وتوہمات کی تردید

انکار وعناد کی روش

توہین رسالت کوئی نئی بات نہیں

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ (انعام۔10)

اے محمدؐ! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کی توہین اور استہزا کیا جاچکا ہے، مگر ان مذاق اڑانے والوں پر آخر کار وہی حقیقت مسلط ہو کر رہی جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

Insulting Prophets is not a new thing!

And indeed (many) Messengers were mocked before you ˹O Prophet˺, but those who mocked them were overtaken by what they used to ridicule. (6:10)

آٹھواں رکوع: قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ۔۔۔ (انعام۔11)

رکوع کے تفسیری موضوعات

غور وفکر کی دعوت: سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ: زمین کی سیر کرو (سبق اور عبرت کیلئے)، اللہ نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کیا ہے: كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے پر نظر رکھنے والی ہستی، ہماری سرپرست ہستی: قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا۔ عذاب الٰہی کا خوف ہر ایک کو ہونا چاہئے۔ اخروی عذاب سے نجات اصل کامیابی ہے: مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وَ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ۔ نفع ونقصان کی مالک ہستی: وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَه۔ بااختیار ربّ: وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِه۔ اللہ ہمارا گواہ ہے، حق وصداقت کی پہچان رکھنے والے، آخری نبی ﷺ کی علامات کو پہچاننے والے: اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ۔

غوروفکر کی دعوت

سیروفی الارض۔ زمین کی سیر کرو۔ سبق اور عبرت کیلئے

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ (انعام۔11)

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ زمین میں سیر کریں پھر اس کے بعد دیکھیں کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

Explore the Land

Say: Travel throughout the land and see the nature of the consequence for the deniers. (6:11)

Get lessons from the History. The archaeological remains and historical records of the ancient nations testify to how they met their tragic ends through turning away from truth and honesty and stubbornly persisting in their devotion to falsehood.

اللہ نے اپنے اوپر رحمت اور رحمدلی کو لازم کیا ہے

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ: اللہ نے مہربانی اور رحمت کرنا اپنے اوپر لازم فرمالیا ہے۔

حدیث: ایک حدیث مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش پر لکھ دیا: اِنَّ رَحمَتِى تَغْلِبُ غَضَبِىْ۔ یقینا میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا؛ خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔ اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ اس نے اپنی رحمت کا صرف ایک فیصد

حصہ دنیا میں اتارا ہے۔اس نے اپنی باقی 99 رحمتیں روز محشر کیلئے اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں۔یہ اس کی رحمت ہی کی ایک جھلک ہے کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ وحشی جانور اپنے بچوں پر شفقت کرتے ہیں۔(متفق علیہ)

رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے کی ہر چیز پر نظر رکھنے والی ہستی

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ‌ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (انعام۔13)

رات کے اندھیرے اور دن کے اجالے میں جو کچھ ٹھیرا ہوا ہے، سب اللہ کا ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

To Him belongs whatever exists in the day and night. And He is the All-Hearing, All-Knowing. (6:13)

ہماری سرپرست ہستی

Our real Protector and Guardian is Allah

عذاب الٰہی کا خوف ہر ایک کو ہونا چاہیے

نفع و نقصان کی مالک ہستی۔اللہ

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ‌ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔(انعام۔17)

اگر تمہیں اللہ تعالٰی کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالٰی کے اور کوئی نہیں۔اور اگر تمہیں اللہ تعالی کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

Loss and Gain: In the Hand of Allah

If Allah touches you with harm, none can undo it except Him. And if He touches you with a blessing, He is Most Capable of everything. (6:17)

بااختیار رب

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ‌ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ (انعام۔18)

وہ اپنے بندوں پر مکمل اختیارات رکھتا ہے، اور وہی بڑی حکمت والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔

He reigns supreme over His creation. And He is the All-Wise, All-Aware. (6:18)

یعنی وہ اللہ رب العالمین ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ساری مخلوق پر غالب و قادر ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں۔ بڑے بڑے جابر لوگ اس کے سامنے بے بس ہیں، وہ ہر چیز پر غالب ہے اور ساری کائنات اس کی مطیع ہے۔ وہ اپنے ہر کام میں حکیم ہے اور ہر چیز سے باخبر ہے، پس اسے معلوم ہے کہ اس کے احسان وعطا کا کون مستحق ہے اور کون غیر مستحق۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا انسان، بڑے سے بڑا بادشاہ اپنے ہر ارادہ میں کامیاب نہیں ہوتا، اور اس کی ہر مراد پوری نہیں ہوتی کیونکہ اللہ کی تقدیر کا پابند ہے۔

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ : وہ حکیم بھی ہے کہ اس کے تمام افعال عین حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔ وہ ہر چیز کو جاننے والا بھی ہے۔

نواں رکوع:وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ---- (انعام۔21)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ اور اس کی نشانیوں کی تکذیب، یوم حشر کا منظر نامہ اور فکر آخرت، آخرت میں جوابدہی کا احساس، خود ساختہ خداؤں کی نفی، بدنیتی کے سبب دلوں پر پردہ:وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً۔ دین اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ: وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ۔ آخرت میں منکرین کی آرزو: پشیمانی مگر جہنم دیکھ کر۔اسلام کا عقیدہ آخرت، حیات بعد الموت کا انکار کرنے والے: اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ۔ ربّ کے سامنے جوابدہی: اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ۔

اللہ اور اس کی آیات (نشانیوں) کی تکذیب

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔(انعام۔21)

اور اس شخص سے زیادہ کون بے انصاف ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات (نشانیوں) کو جھٹلائے۔ بے شک ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

Denying Allah or his signs

Who does more wrong than those who fabricate lies against Allah or deny His signs? Indeed, the wrongdoers will never succeed. (6:21)

یوم حشر کا منظر نامہ اور فکر آخرت (آیات۔22۔32)

آخـــرت میں جوابدہی کا احساس

اسلام کے تین بنیادی اصول ہیں: توحید، رسالت، عقیدہ آخرت۔ باقی سب عقائد انہیں تین کے تحت داخل ہیں۔

اگلی آیات میں خصوصیت کے ساتھ آخرت کے سوال و جواب، وہاں کے شدید و مدید ثواب و عذاب کا اور دنیائے ناپائیدار کی حقیقت کا بیان ہے۔

بدنیتی کے سبب دلوں پر پردہ

دین اسـلام کے خـلاف منفی پروپیگنـڈہ

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ۔ (انعام۔26)

اور یہ لوگ اس (قرآن) سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں (وہ سمجھتے ہیں کہ اس حرکت سے وہ تمہارا کچھ بگاڑ رہے ہیں) حالانکہ دراصل وہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔

Preventing People from embracing the truth

They turn others away from the Prophet and distance themselves as well. They ruin none but themselves, yet they fail to perceive it. (6:26)

آخـــرت مـیں مـنکرین کی آرزو

پشیمانی مگر جہنم دیکھ کر !

اسلام کا عقیدہ آخرت

قیامت کی جزاو سزا اور دار آخرت کا عقیدہ اسلامی عقائد و نظریات کی اساس ہے اور ہمیشہ یہ عقیدہ صرف اسلام نے پیش کیا ہے اور عقیدہ توحید کے بعد پورے دین اسلام کا ڈھانچہ اسی عقیدہ پر استوار ہے۔دین اسلام کے عقائد و نظریات 'اخلاق و طرز عمل معاشرتی اصول و قوانین صرف اسی صورت میں قائم اور استوار ہو سکتے ہیں جب لوگوں کے اندر آخرت کی جوابدہی کا احساس پیدا ہو جائے۔

حیات بعد الموت کا انکار کرنے والے:

دسواں رکوع:قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ --- (انعام۔31)

رکوع کے تفسیری موضوعات

درحقیقت خسارے میں کون؟،ندامت اور افسوس،کوتاہی کا احساس:يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا۔ دنیا کی زندگی کی حقیقت: وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ۔ حضور اکرم ﷺ کو تسلّی، توہین انبیاء کوئی نئی بات نہیں: وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا۔ اختیار کی آزادی:وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى۔ اللہ ان کو ہدایت کے انتخاب کا اختیار یعنی فریڈم آف چوائس دے کر آزمانا چاہتا ہے۔اگر انسان کے پاس یہ اختیار نہ ہو تو امتحان اور آزمائش بے معنی ہو جاتے ہیں، عقل و فکر سے عاری لوگ، معجزات کے عدم اظہار کی حکمت،اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ۔یعنی تمہاری جیسی مخلوق پیدا کی؟اس سے کونسی مخلوق مراد ہے؟ نظریہ ارتقاء کی تردید،ہر چیز کا اختیار لوح محفوظ میں موجود ہے:مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ۔ لوح محفوظ سے کیا مراد ہے؟، حقوق خلق یعنی اللہ کی مخلوق کے حقوق کی اہمیت، بصیرت و بصارت سے عاری لوگ،توحید: فطرت انسانی کی آواز، بڑی مصیبت کے وقت کس کو پکارتے ہو؟

درحقیقت خسارے میں کون؟

Real Losers in the hereafter

Indeed, are those who deny the meeting with Allah until the Hour takes them by surprise, then they will cry, “Woe to us for having ignored this!” They will bear ˹the burden of˺ their sins on their backs. Evil indeed is their burden! (6:31)

ندامت اور افسوس

حدیث: اسی وجہ سے ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنّٰی علی اللہ۔ یعنی عقلمند اور داناوہ آدمی ہے جو اپنی نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے اعمال کرے اور بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنی خواہشات نفس کی پیروی کرے اور پھر اللہ پر جھوٹی امیدیں باندھے۔

دنیا کی زندگی کی حقیقت

وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔(انعام۔32)

اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو لعب کے اور دار آخرت متقیوں کے لئے بہتر ہے، کیا تم (یہ حقیقت) نہیں سمجھتے۔

This worldly life is no more than play and amusement, but far better is the ˹eternal˺ Home of the Hereafter for those mindful ˹of Allah˺. Will you not then understand? (6:32)

حضور اکرم ﷺ کو تسلّی

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔(انعام۔33)

اے محمدؐ! ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان سے تمہیں رنج ہوتا ہے، لیکن یہ لوگ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں۔

We certainly know that what they say grieves you ˹O Prophet˺. It is not your honesty they question—it is Allah's signs that the wrongdoers deny. (6:33)

توہین رسالت کوئی نئی بات نہیں

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰـهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ۔ (انعام۔34)

تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جاچکے ہیں، مگر اس تکذیب پر اور اُن اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی گئیں، انہوں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے، اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تمہیں پہنچ ہی چکی ہیں۔

Indeed, messengers before you were rejected but patiently endured rejection and persecution until Our help came to them. And Allah's promise ˹to help˺ is never broken. And you have already received some of the narratives of these messengers. (6:34)

بقول شاعر:

ے فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں قطار اندر قطار اب بھی

اختیار کی آزادی

عقل و فکر سے عاری لوگ

ہر چیز کا ریکارڈ لوح محفوظ میں موجود ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ۔ (انعام۔38)

زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں پروں سے اڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری ہی طرح کی انواع ہیں، ہم نے کتاب دفتر (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پھر یہ سب اپنے رب کی طرف سمیٹے جاتے ہیں۔

Record of everything is saved in a protected tablet!

All living beings roaming the earth and winged birds soaring in the sky are communities like yourselves. We have left nothing out of the Record. Then to their Lord they will be gathered all together. (6:38)

ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ: پھر سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے۔

حقوق خلق کی انتہائی اہمیت

حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بعد حقوق خلق یعنی اللہ کی باقی مخلوق کے حقوق کی بھی ایک خاص اہمیت ہے۔

مصیبت کے وقت کس کو پکارتے ہو

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ۔ (انعام۔41)

بلکہ (مصیبت کے وقت) اسی اللہ کو پکارتے ہو پھر اگر وہ چاہتا ہے تو اس مصیبت کو دور کر دیتا ہے جس کے لیے اسے پکارتے ہو اور جنہیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو انہیں بھول جاتے ہو۔

! He is the only One you would call. And if He willed, He could remove the affliction that made you invoke Him. Only then will you forget whatever you associate with Him ⌜in worship⌝. (6:41)

ابو جہل کے بیٹے عِکرِمہ کو اسی نشانی کے مشاہدے سے ایمان کی توفیق نصیب ہوئی۔ جب مکہ معظمہ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر فتح ہو گیا تو عِکرِمہ جدہ کی طرف بھاگے اور ایک کشتی پر سوار ہو کر حبش کی راہ لی۔ راستہ میں سخت طوفان آیا اور کشتی خطرہ میں پڑ گئی۔ اول اول تو دیویوں اور دیوتاؤں کو پکارا جاتا رہا۔ مگر جب طوفان کی شدت بڑھی اور مسافروں کو یقین ہو گیا کہ اب کشتی ڈوب جائے گی تو سب کہنے لگے کہ یہ وقت اللہ کے سوا کسی کو پکارنے کا نہیں ہے، وہی چاہے تو ہم بچ سکتے ہیں۔ اس وقت عِکرِمہ کی آنکھیں کھلیں اور ان کے دل نے آواز دی کہ اگر یہاں اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں تو کہیں اور کیوں ہو۔ یہی تو وہ بات ہے جو اللہ

کا وہ نیک بندہ ہمیں بیس برس سے سمجھا رہا ہے اور ہم خواہ مخواہ اس سے لڑ رہے ہیں۔ یہ عِکرِمہ کی زندگی میں فیصلہ کن لمحہ تھا۔ انہوں نے اسی وقت خدا سے عہد کیا کہ اگر میں اس طوفان سے بچ گیا تو سیدھا محمد ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی دین اسلام قبول کر لوں گا۔ چناچہ انہوں نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اور مسلمان ہو گئے۔

جس وقت عکرمہ بن ابو جہل مسلمان ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ آج کے بعد ہم سے کوئی شخص ابو جہل کو برا بھلا نہیں کہے گا تاکہ عکرمہ کی دل آزاری نہ ہو کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور یہ پھر بھی یہ میرے والد کا براتذ کرہ کرتے ہیں

گیارہواں رکوع: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ۔۔۔ (انعام۔42)

رکوع کے تفسیری موضوعات

قوموں کی آزمائش: فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ۔ قوموں کے اخلاق و کردار کی پستی، خواب غفلت، بداعمالیوں پر تاویلات، تذکیر الٰہی سے غفلت کا انجام: فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ۔ ظلم اور ناشکری کی سزاء، اللہ کی انمول نعمتیں: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ۔ رسالت کی حقیقت اور نبوّت کا مزاج، اللہ کی نافرمانی کی سزاء، غور و فکر کی دعوت: اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ۔

قوموں کی آزمائش

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ۔ (انعام۔42)

اور بیشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے، پھر ہم نے ان کو (نافرمانی کے باعث) تنگ دستی اور تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے جھک جائیں۔

Indeed, We have sent messengers before you ˹O Prophet˺ to other people who We put through suffering and adversity ˹for their denial˺, so perhaps they would be humbled. (6:42)

تذکیر الٰہی سے غفلت کا انجام

ظلم اور ناشکری کی سزاء

اللہ کی انمول نعمتیں

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ۔ (انعام۔46)

ان سے کہہ دو کہ دیکھو! اگر اللہ تمہاری سماعت اور بصارت واپس لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ کے سوا کوئی ایسا رب ہے جو تمہیں یہ چیزیں لادے، دیکھ کہ ہم کیونکر طرح طرح کی نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ منہ موڑتے ہیں۔

Unique Blessings of Allah

Ask ˹them, O Prophet˺, Imagine if Allah were to take away your hearing or sight, or seal your hearts—who else other than Allah could restore it? See ˹O Prophet˺ how We vary the signs, yet they still turn away. (6:46)

....and set a seal upon your hearts" means" ...deprive you of the powers of thinking and understanding.

اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کو کوئی ٹال نہیں سکتا

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (انعام۔47)

کہو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ کی طرف سے اچانک یا علانیہ تم پر عذاب آجائے تو ظالم لوگوں کے سوا اور کون ہلاک و برباد ہوگا؟

Say, "Have you considered: if the punishment of Allah should come to you unexpectedly or manifestly, (with or without warning), would anyone but the wrongdoers be destroyed?' (6:47)

رسالت کی حقیقت اور نبوّت کا مزاج

ایمان اور اصلاح

غور و فکر کی دعوت

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ۔ (انعام۔50)

پھران سے پوچھو کیا اندھا اور بینا (یعنی بصیرت رکھنے والا اور بصیرت سے عاری) دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟

Say, "Are those blind ˹to the truth˺ equal to those who can see? Will you not then reflect?" (6:50)

بارھواں رکوع: وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ---- (انعام۔51)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اسلام کا نظریہ دعوت و تبلیغ، اعلیٰ اخلاقی اقدار، قرآن کے ذریعے تذکیر فرمایئے: وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ۔ عزت و ذلت کا اسلامی معیار، کسی کی غربت کی وجہ سے اس کی حق تلفی نہ کرو: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ۔ نخوت و جاہلیت کا ازالہ، اسلام میں امیر و غریب کا کوئی امتیاز نہیں، سابقون الاوّلون کا مقام و مرتبہ، اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو جانتا ہے، رحمت و توبہ کا دروازہ کھلا ہے: كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ۔ سچی توبہ کے بعد اللہ پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں: ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ تکمیل توبہ کی شرائط، غلطیوں کی تلافی، مجرمین کا راستہ: سبیل المجرمین سے کیا مراد ہے؟ خیر و شر کی وضاحت ضروری ہے۔

اسلام کا نظریہ دعوت و تبلیغ

قرآن کے ذریعے تذکیر فرمایئے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ۔ (انعام۔51)

اور آپ اس (قرآن) کے ذریعے ان لوگوں کو ڈر سنایئے جو اپنے رب کے پاس اس حال میں جمع کئے جانے سے خوف زدہ ہیں کہ ان کے لئے اس کے سوا نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ (کوئی) سفارشی، تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔

Remind them with Qur'an!

And warn by the Qur'an those who fear that they will be gathered before their Lord – for them besides Him will be no protector and no intercessor – that they might become righteous. (6:51)

عزت وذلت کا اسلامی معیار

کسی کی غربت کی وجہ سے اس کی حق تلفی کرو، نہ اس کو حقیر سمجھو

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (انعام۔52)

اور آپ ان (نیک دل) لوگوں کو (اپنی صحبت و قربت سے) دور نہ کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو صرف اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے رہتے ہیں، ان کے (عمل و جزا کے) حساب میں سے آپ پر کوئی چیز (واجب) نہیں اور نہ آپ کے حساب میں سے کوئی چیز ان پر (واجب) ہے۔ اگر آپ انہیں اپنے سے دور کر دیں تو آپ حق تلفی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے (جو آپ کے شایانِ شان نہیں)۔

⌜O Prophet⌝ Do not dismiss those ⌜poor pious people⌝ who invoke their Lord morning and evening, seeking His pleasure. You are not accountable for them whatsoever, nor are they accountable for you. So do not dismiss them, or you will be one of the wrongdoers. (6:52)

آیات مذکورہ سے حاصل ہونے والے سبق اور احکام

1۔ اول یہ کہ کسی کے پھٹے کپڑے یا ظاہری خستہ حالی دیکھ کر اس کو حقیر و ذلیل سمجھنے کا کسی کو حق نہیں، بسا اوقات ایسے لباس میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے نزدیک نہایت معزز و مقبول ہوتے ہیں۔

حدیث: ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے شکستہ حال، غبار آلود لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اللہ کے مقبول ہیں۔ اگر کسی کام کے لئے قسم کھا بیٹھیں کہ ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔

2۔ **دوسرے** یہ کہ شرافت ورذالت کا معیار محض دنیا کی دولت وثروت کو سمجھنا **انسانیت کی توہین** ہے، اس کا اصل مدار اخلاق واعمال صالحہ پر ہے۔

3۔ **تیسرے** یہ کہ کسی قوم کے مصلح اور مبلغ کے لئے اگرچہ **تبلیغ عام** بھی ضروری ہے جس میں موافق مخالف، ماننے والے اور نہ ماننے والے سب مخاطب ہوں۔ لیکن ان لوگوں کا حق **مقدم** ہے جو اس کی تعلیمات کو اپنا کر اس پر چل رہے ہوں، دوسروں کی خاطر ان کو مؤخر کرنا یا نظر انداز کرنا جائز نہیں، مثلاً غیر مسلموں کی تبلیغ کے لئے ناواقف مسلمانوں کی تعلیم واصلاح کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے۔

4۔ **چوتھے** یہ کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات بقدر شکر گزاری بڑھتے ہیں جو شخص انعامات الٰہیہ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور احسانات کو بڑھانا چاہتا ہے، اس پر لازم ہے کہ اپنے قول وعمل سے **شکر گزاری** کو اپنا شعار بنالے۔

اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو جانتا ہے

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إنَّ الله لا ینظر إلی صورکم، ولا إلی أموالکم، ولکن ینظر إلی قلوبکم وأعمالکم۔ اللہ تمھاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تو تمھارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ (مسلم)

رحمت اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (انعام۔54)

تمہارے رب نے رحمت اور مہربانی کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے یہ اس کا رحم وکرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرلے تو وہ اُسے معاف کر دیتا ہے اور رحم دلی سے کام لیتا ہے۔

Your Lord has taken upon Himself to be Merciful. Whoever among you commits evil out of ignorance ⌜or recklessly⌝

then repents afterwards and mends their ways, then Allah is truly All-Forgiving, Most Merciful.” (6:54)

توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سچی توبہ (توبتہ النصوح) سے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

تیرہواں رکوع: قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔۔۔ (انعام۔56)

رکوع کے تفسیری موضوعات

غیر اللہ کی عبادت کی ممانعت، بندگی کے لائق اور اختیارات کا مالک صرف اللہ: اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ، اللہ ظالموں کو زیادہ بہتر جانتا ہے: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ۔ غیب کے خزانوں کی مالک ہستی: وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ۔ ایک پتہ بھی اس کی مرضی کے بغیر نہیں ہلتا: وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا۔ اسلام اور دوسرے مذاہب میں اصولی فرق: عقیدہ توحید و عقیدہ آخرت، نیند عارضی موت: وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ۔

عذاب کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔

اللہ ظالموں کو زیادہ بہتر جانتا ہے

غیب کے خزانوں کی مالک ہستی

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ (انعام۔59)

اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ پانیوں میں ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری اور سوکھی چیز نہیں ہے مگر یہ سب کچھ کتاب مبین میں ہے۔

Knowledge of the Unseen World

With Him are the keys of the unseen—no one knows them except Him.

And He knows what is in the land and sea.

Not even a leaf falls without His knowledge, nor a grain in the darkness of the earth or anything—green or dry—but is ˹written˺ in a perfect Record. (6:59)

حدیث: حدیث میں آتا ہے کہ **مفاتح الغیب** پانچ ہیں قیامت کا علم، بارش کا نزول، رحم مادر میں پلنے والا بچہ، آئندہ کل میں پیش آنے والے واقعات اور موت کہاں آئے گی۔ ان پانچوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ (صحیح بخاری)

نیند عارضی موت

وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّىۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (انعام۔60)

اور وہی اللہ ہے جو تمہیں رات میں گویا کہ ایک طرح کی موت دے دیتا ہے اور دن میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ پھر دوسرے روز وہ تمہیں اِسی کاروبار کے عالم میں واپس بھیج دیتا ہے تا کہ زندگی کی مقرر مدت پوری ہو۔ آخر کار اسی کی طرف تمہاری واپسی ہے، پھر وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

And it is He who takes your souls by night and knows what you have committed by day, then revives you daily to complete your appointed term. To Him is your ˹ultimate˺ return, then He will inform you of what you used to do. (6:60)

اس آیت میں **نیند** کو وفات سے تعبیر کیا گیا ہے، اسی لئے اسے **وفات اصغر** اور موت کو وفات اکبر کہا جاتا ہے

سونے کی دعا میں عارضی موت کا ذکر

حدیث: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو دائیں کروٹ کے بل لیٹے۔۔۔اور کہے: اللهم باسمك ربي وضعت جنبي، وبك أرفعه، إن أمسكت نفسي فارحمها، وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين، اللهم قني عذابك يوم

تبعث عبادك۔ یااللہ! میرے رب تو پاک ہے، میں تیرے نام پر اپنے پہلو کے بل لیٹ رہا ہوں، اور تیرے نام پر ہی اٹھوں گا، اگر (نیند کے دوران) تو میری جان کو قبض کر لے تو اسے معاف کرنا، اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی ایسے حفاظت فرما جیسے تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

چودہواں رکوع: وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً۔۔۔ (انعام۔61)

رکوع کے تفسیری موضوعات

نگران اور حفاظت والے فرشتے: وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً۔ حساب الٰہی میں دیر نہیں لگتی: وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ۔ مظاہر قدرت، مصائب و مشکلات کا اصل علاج: رجوع الی اللہ، مشکلات میں تمہاری کون مدد کرتا ہے؟ اللہ کا عذاب کسی صورت میں بھی آسکتا ہے،، موسمیاتی آفتیں بھی اللہ کا عذاب: عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ۔ فرقہ واریت بھی اللہ کا عذاب ہے: يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ۔ ہدایت دینے کی ذمہ داری مبلغ پر نہیں: قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ ہر خبر کے ظاہر ہونے کا ایک وقت ہے: لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ۔ خلاف دین اور ظلم کی مجلس میں نہ بیٹھو: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ آخرت میں دوست، سفارش، مالی معاوضہ کام نہ آئے گا۔ رکوع کی آخری تین آیات کا خلاصہ: برے ماحول، بری عادات سے بچو۔ برے لوگوں سے مکمل بائیکاٹ کے بجائے اصلاح کی نیت سے تعلق باقی رکھو۔

نگران اور حفاظت والے فرشتے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ۔ (انعام۔61)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پوری قدرت رکھتا ہے اور اور تم پر حفاظت اور نگہبانی کرنے والے (فرشتے) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو اس کے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان نکال لیتے ہیں اور اپنا فرض انجام دینے میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

Guardian Angles

He reigns supreme over all of His creation, and sends recording-angels, watching over you. When death comes to any of you, Our angels take their soul, never neglecting this duty. (6:61)

حسابِ الٰہی میں دیر نہیں لگتی

Returning of souls to Allah and accountability

مظاہر قدرت

حوادث و مصائب کا اصل علاج: رجوع الی اللہ

مشکلات میں تمہاری کون مدد کرتا ہے؟

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ۔ (انعام۔63)

اے محمدؐ! ان سے پوچھو، صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمہیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم (مصیبت کے وقت) گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعائیں مانگتے ہو؟ کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچا لیا تو ہم ضرور شکر گزار ہوں گے؟

Who rescues you from calamities?

Say, ˹O Prophet˺ “Who rescues you from the darkest times on land and at sea? He ˹alone˺ you call upon with humility, openly and secretly: “If You rescue us from this, we will be ever grateful.” (6:63)

حوادث و مصائب کا اصل علاج: رجوع الی اللہ

اللہ کسی طرف سے بھی عذاب نازل کر سکتا ہے

فرقہ واریت اللہ کا عذاب ہے

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۗ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ۔ (انعام۔65)

آپ کہہ دیجئے! کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔

Disunity is a torment!

Say, “He ˹alone˺ has the power to unleash upon you a torment from above or below you or split you into ˹conflicting˺ factions and make you taste the violence of one another.” See how We vary the signs, so perhaps they will comprehend. (6:65)

ہدایت دینے کی ذمہ داری مبلغ پر نہیں

قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ (انعام۔66)

کہہ دو میں تمہارا (یعنی تمہاری ہدایت کا) ذمہ دار نہیں ہوں۔

Say, “I am not a keeper over you.” (6:66)

ہر خبر کے ظاہر ہونے کا ایک وقت ہے

لِّكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡوَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔(انعام۔67)

ہر خبر کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب جان لوگے۔

Every ˹destined˺ matter has a ˹set˺ time to transpire, and you are going to know. (6:67)

خلاف دین اور ظلم کی مجلسوں میں نہ بیٹھو

Withdrawing from those who make fun of Islam!

برے دوستوں کا مکمل بائیکاٹ نہ کرو بلکہ وعظ و نصیحت کی نیّت سے تعلق رکھو

آخرت میں دوست، سفارش، مالی معاوضہ یا فدیہ کام نہ آئے گا

دنیا میں انسان عام طور پر کسی دوست کی مدد یا کسی کی سفارش سے یا مالی معاوضہ دے کر چھوٹ جاتا ہے۔ لیکن آخرت میں یہ تینوں ذریعے کام نہیں آئیں گے۔

آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کو برے ماحول اور بری صحبت سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ انسان کیلئے زہر قاتل ہے۔ انسان کو تمام برائیوں اور جرائم میں مبتلا کرنے والی چیز اس کی بری سوسائٹی اور برے دوست ہیں۔

حدیث: ایک حدیث مبارکہ کے اندر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص گناہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور جیسے سفید کپڑے میں ایک سیاہ نقطہ ہر شخص کو ناگوار ہوتا ہے اس کو بھی گناہ سے دل میں ناگواری پیدا ہوتی ہے، لیکن جب ایک کے بعد دوسرا اور تیسرا گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور پچھلے گناہ سے توبہ نہیں کرتا تو یکے بعد دیگرے سیاہ نقطے لگتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ دل کی نورانی لوح بالکل سیاہ ہو جاتی ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو بھلے برے کی تمیز نہیں رہتی، قرآن مجید میں اسی کو لفظ ران سے تعبیر فرمایا ہے: كلا بل ران علىٰ قلوبهم۔۔ یعنی ان کے دلوں میں ان کے اعمال بد کی وجہ سے زنگ لگ گیا کہ اب نیکی کی توفیق ہی مفقود ہو گئی۔

پندرھواں رکوع: قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا۔۔۔ (انعام۔71)

رکوع کے تفسیری موضوعات

ہدایت کا راستہ، صراط مستقیم کی پیروی، ربّ العالمین کی فرمانبرداری: اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اقامت صلوٰۃ، تقوٰی، فکر آخرت، صفات باری تعالیٰ: قَوْلُهُ الْحَقُّ، وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ، عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ صور قیامت سے کیا مراد ہے؟ جد انبیاء ابراہیمؑ: تمام مذاہب کیلئے قابل احترام شخصیت،

توحید کے موضوع پر مکالمہ، دعوت دین میں حکمت، غیر مسلم والدین کا ادب واحترام، ابراہیمؑ کا توحید پر غور وفکر کا انوکھا انداز، ابراہیمؑ اور مشاہدات کائنات، مبلغین اسلام کیلئے ہدایات، اخلاص نیت کی دعا: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَآ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ تمام اعمال میں اخلاص کی اہمیت۔ رب کے علم کی وسعت، ملاوٹ کے بغیر ایمان مطلوب ہے: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔

ہدایت کا راستہ

صراط مستقیم کی پیروی اور ربّ العالمین کی فرمانبرداری

اقامت صلوٰۃ، تقویٰ، فکر آخرت

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ (انعام۔72)

نماز قائم کرو اور اس کی نافرمانی سے بچو، اسی کی طرف تم جوابدہی کیلئے حاضر کیے جاؤ گے۔

And establish prayer and be mindful of Him. To Him you will all be gathered (for accountability). (6:72)

وَاَنْ اَقِيْمُوْا کا عطف اس سے پہلی آیت کے لفظ لِنُسْلِمَ پر ہے۔ یعنی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا کہ ہم نماز قائم کریں اور خوف خدا اختیار کریں اور فکر آخرت پیدا کریں۔ تسلیم وانقیاد الٰہی کے بعد سب سے پہلا حکم اقامت نماز کا دیا گیا ہے جس سے نماز کی اہمیت واضح ہے اور اس کے بعد تقویٰ اور خشوع کے بغیر ممکن نہیں۔ وانها لكبيرة الا على الخشعين۔ (البقرہ)

صفات باری تعالیٰ

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ (انعام۔73)

وہی ہے جس نے آسمان وزمین کو برحق پیدا کیا ہے اور جس دن وہ کہے گا کہ حشر ہو جائے، اسی دن وہ ہو جائے گا اس کا ارشاد عین حق ہے اور جس روز صور پھونکا جائیگا اس روز پادشاہی اُسی کی ہو گی، وہ غیب اور شہادت ہر چیز کا عالم ہے اور دانا اور باخبر ہے۔

Attributes of Allah

He is the One Who created the heavens and the earth in truth. On the Day ˹of Judgment˺ He will say, 'Be!' And there will be! His command is truth. All authority is His ˹alone˺ on the Day the Trumpet will be blown. He is the Knower of all—seen or unseen. And He is the All-Wise, All-Aware." (6:73)

ابراہیم علیہ اسلام: تمام مذاہب کیلئے قابل احترام شخصیت

ابراہیمؑ اور آزر میں توحید کے موضوع پر مکالمہ

حکمت کے ساتھ اپنے والد کو اللہ کی وحدانیت کی طرف دعوت

انعام۔آیت74

ان آیات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ:

1۔ہمیشہ دین کی دعوت حکمت کے ساتھ اور دلیل کے ساتھ دو۔

2: دعوت اور اصلاح کا آغاز اپنے گھر سے کرو۔ اصلاح عقائد واعمال کی دعوت اپنے اہل خانہ اور خاندان سے شروع کرنی چاہئے۔

3۔اختلاف دین کے باوجود اپنے والدین کا اور دوسروں کا احترام کرو۔

ابراہیمؑ کے اپنے والد سے دعوت توحید کے متعلق مکالمے کی جتنی آیات ملتی ہیں ان میں ادب واحترام کو ہر حالت میں ملحوظ رکھا گیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم والدین کا بھی ادب واحترام ضروری ہے۔والدین چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ان سے اختلاف رائے کیا جاسکتا ہے مگر ادب واحترام کے دائرے میں رہ کر۔اور جب تک وہ غیر شرعی یا ناانصافی پر مبنی حکم نہ دیں اس وقت تک حتی المقدور کوشش کی جائے کہ ان کی اطاعت کی جائے اور سر تسلیم خم کیا جائے کیونکہ انسان کے اوپر ان کے والدین کا بڑا حق ہے۔والدین انسان کی تخلیق کا ظاہری سبب ہیں۔

تفسیر بحر محیط میں ہے کہ قرآن کی ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر خاندان کے کوئی واجب الاحترام بزرگ دین کے صحیح راستہ پر نہ ہوں تو ان کو صحیح راستہ کی طرف دعوت دینا احترام کے خلاف نہیں بلکہ ہمدردی و خیر خواہی کا تقاضا ہے۔

اسلام میں والدین کے حقوق

ابراہیمؑ کا توحید کیلئے غور و فکر کا انوکھا انداز

The Prophet Ibrahim (PBUH) A Symbol of Unity

ابراہیمؑ اور مشاہدات کائنات

توحید کے حوالے سے ابراہیم علیہ السلام کے فطری مشاہدات

مشاہدات کائنات اور درس توحید

ستاروں کا مشاہدہ

یعنی غروب ہونے والے معبودوں کو پسند نہیں کرتا، اس لئے کہ غروب، تغیّر حال پر دلالت کرتا ہے جو حادث ہونے کی دلیل ہے اور جو حادث ہو وہ معبود نہیں ہو سکتا۔

چاند کا مشاہدہ

سورج کا مشاہدہ

کس طرح قادر ہو سکتے ہیں؟

ابراہیم علیہ السلام کا مشاہدات کائنات کے بعد درس توحید

دعوت و تبلیغ میں حکمت و تدبیر سے کام لینا سنت انبیاء ہے

مبلغین اسلام کے لئے ہدایات

اخلاص نیت کی عظیم دعا

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ (انعام۔79)

بیشک میں نے اپنا رُخ (ہر سمت سے ہٹا کر) یکسوئی سے اس (ذات) کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بے مثال پیدا فرمایا ہے اور (جان لو کہ) میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

Dua of *Ikhlas* (Sincerity)

I have turned my face towards the One Who has originated the heavens and the earth—being upright—and I am not one of those who make association with Allah. (6:79)

رب کے علم کی وسعت

وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًاؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ۔(انعام۔80)

میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، تو کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے؟

Allah’s knowledge is unlimited!

My Lord encompasses everything in ⌜His⌝ knowledge. Will you not be mindful? (6:80)

ملاوٹ کے بغیر ایمان مطلوب ہے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ (انعام۔82)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (یعنی شرک اور ناحق) سے آلودہ نہیں کیا ان ہی کے لئے امن و سکون ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

Peace and Satisfaction

It is ⌜only⌝ those who are faithful and do not tarnish their faith with falsehood who are guaranteed peace, satisfaction and are ⌜rightly⌝ guided. (6:82)

سولہواں رکوع: وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ۔۔۔ (انعام۔83)

رکوع کے تفسیری موضوعات

بلند درجات عطا کرنے والی ہستی: نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ، تمام انبیاءؑ کا مشن ایک ہی تھا، سب انبیاءؑ کی مشترکہ دعوت: وحدت الٰہی، اٹھارہ انبیاءؑ کا ایک جگہ ذکر، دلوں کا بدلنا اللہ کے اختیار میں ہے، انبیاءؑ پر اللہ کے تین انعامات: کتاب، حکمت، دین کا صحیح فہم، ہدایت یافتہ لوگ، منبع ہدایت، بے لوث دعوت: قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا۔ قرآن ساری دنیا کیلئے تذکیر: اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ۔

بلند مرتبے اور درجات عطا کرنے والی ہستی۔ اللہ ربّ العالمین

انبیاءؑ کا تذکرہ ۔ الانعام۔84 تا87

تمام انبیاءؑ کا مشن ایک ہی تھا

اٹھارہ انبیاءؑ کے اسمائے گرامی کا ایک جگہ ذکر

سب انبیاءؑ کی مشترکہ دعوت: وحدت الٰہی

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (انعام۔85)

اور (ان کی اولاد میں سے) زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو (بھی ہدایت کے راستے پر چلایا)۔ ہر ایک ان میں سے نیک وصالح تھا۔

Likewise, ˹We guided˺ Zachariah, John, Jesus, and Elias, who were all of the righteous. (6:85)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ (انعام۔86)

(اور ان کی اولاد میں سے) اسماعیلؑ، الیسعؑ، اور یونسؑ اور لوطؑ کو (راستہ دکھایا) اِن میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔

˹We also guided˺ Ishmael, Elisha, Jonah, and Lot, favouring each over other people ˹of their time˺. (6:86)

وَمِنْ اٰبَآبِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (انعام۔87)

نیز ان کے آباواجداد، ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بھی بعض کو ہم نے ہدایت دی، انہیں (اپنے دین کی خدمت کے لیے) چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف اُن کی رہنمائی کی۔

'We also guided' some of their forefathers, their descendants, and their brothers. We chose them and guided them to the Straight Path. (6:88)

اٰبَآبِهِمْ سے اصول یعنی پچھلی نسلیں اور ذُرِّيّٰتِهِمْ سے فروع یعنی اگلی نسلیں مراد ہیں۔ یعنی ان اصولوں وفروع اور ان کے اخوان میں سے بھی بہت سارے لوگوں ہم نے مقام ہدایت اور صراط مستقیم سے نوازا۔ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ کے معنی چن لینا اور اپنے خاص بندوں میں شمار کرنا اور ان کے ساتھ ملا لینا۔ یہ لفظ جَبَيْتُ الْمَآءَ فِي الْحَوضِ (میں نے حوض میں پانی بھر لیا) سے مشتق ہے۔ پس اپنے خاص بندوں میں ملا لینا۔ اصطفاء تخلیص اور اختیار بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔ جب کا مفعول مصطفیٰ مجتبیٰ مخلص اور مختار ہے۔ (فتح القدیر)

اس رکوع میں سلسلہ ذکر انبیاؑ کا اختتام مندرجہ بالا آیت پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد اگلی آیت میں اس ساری بحث کا خلاصہ اور اس سے حاصل ہونے والا سبق بیان کیا جارہا ہے:

دلوں کا بدلنا اللہ کے ہاتھ میں ہے

آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اللھم مُصَرِّفَ القلوبِ صَرِّفْ قلوبَنا على طاعتك۔ اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیرے رکھے۔ (مسلم)

اس آیت (انعام:88) کے آخر میں فرمایا گیا کہ: وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

اٹھارہ انبیاء کے اسمائے گرامی ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ اگر یہ حضرات بھی بفرض محال شرک کا ارتکاب کر لیتے تو ان کے سارے نیک اعمال ضائع ہو جاتے۔ جس طرح دوسرے مقام پر نبی اکرم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے پیغمبر! اگر تو نے بھی شرک کیا تو تیرے سارے عمل برباد ہو جائیں گے، حالانکہ پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں۔ وہ تو گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ مقصد عام لوگوں کو شرک کے گناہ کی شدت اور ہلاکت خیزی سے آگاہ کرنا ہے۔

ہدایت الٰہی کے مستحق وہی لوگ ہوتے ہیں جو اس کی طلب رکھتے ہیں

انبیاءؑ پر اللہ کے تین انعامات

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ۔ (انعام۔89)

یہ وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب، حکمت اور نبوت عطا کی تھی پھر اگر یہ لوگ (یعنی مکہ والے) ان باتوں کو نہ مانیں تو (پرواہ نہیں) ہم نے کچھ اور لوگوں کو یہ نعمت سونپ دی ہے جو اس سے منکر نہیں ہیں۔

Those were the ones to whom We gave the Scripture, wisdom, and prophethood. But if these ˹pagans˺ disbelieve in this ˹message˺, then We have already entrusted it to a people who will never disbelieve in it. (6:89)

Here the Prophets are mentioned as having been endowed with three blessings:

1. First, the Divine Guidance, the scriptures.
2. Second, Wisdom, the correct understanding of the revealed guidance, the ability to apply its principles to the practical matters of life, the God-given capacity to solve human problems.
3. Third, Prophethood, the office by virtue of which they were enabled to lead human beings in the light of the divine guidance.

God does not care if anyone choose to reject the guidance which has come down from Him, for He had already raised people of faith e.g. Companions of the Prophet, who truly appreciate its worth.

اس آیت میں انبیاء (علیہم السلام) کو تین چیزیں عطا کیے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک کتاب یعنی اللہ کا ہدایت نامہ دوسرے حکم یا حکمت یعنی اس ہدایت نامہ کا یعنی دین کا صحیح فہم، اور اس کے اصولوں کو معاملات زندگی پر منطبق کرنے کی

صلاحیت اور مسائل حیات میں متوازن اور معتدل رائے قائم کرنے کی خداداد قابلیت۔ تیسرے نبوت، یعنی یہ منصب کہ وہ اس ہدایت نامہ کے مطابق خلق اللہ کی رہنمائی کریں۔

ہدایت یافتہ لوگ، منبع ہدایت، روشنی کے مینار

قرآن ساری دنیا کیلئے تذکیر اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ۔ (انعام۔90)

یہ قرآن تو ساری دنیا کیلئے تذکیر ہے۔

Qur'an: A mission and Reminder

This ⌜Quran⌝ is merely an admonition and reminder to the whole world." (6:90)

اس آیت میں دو اہم نکتے بیان کئے گئے:

1۔ بےلوث دعوت

2۔ تذکیر بالقرآن

بے لوث دعوت: قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا۔

کہہ دو میں تم سے اس (دعوت و تبلیغ کے کام) پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔

تذکیر بالقرآن

قرآن سارے جہان کیلئے نصیحت

اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ۔

یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔الانعام۔90

سترہواں رکوع: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔۔۔۔ (انعام۔91)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ کو پہچانو اور اس کی قدر کرو، اللہ کی معرفت حاصل کرو، قرآن بابرکت کتاب: وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ۔ قرآن کی چار خوبیاں: خیر و برکت والی کتاب، تمام آسمانی کتابوں کی تائید و تصدیق کرنے والی: مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ، غفلت میں پڑے لوگوں کیلئے تذکیر، مثبت تبدیلی لانے والی کتاب، نماز کی نگہبانی اور حفاظت: وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ وحی یا نبوت کا بے بنیاد دعوٰی: قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ۔ اللہ کے سامنے جوابدہی انفرادی ہو گی: وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى۔

اللہ کو پہچانو اور اس کی قدر کرو

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ۔ (انعام۔91)

اور ان لوگوں (اہل مکہ) نے اللہ کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔

And they have not shown Allah His proper reverence (6:91)

قرآن۔ بابرکت کتاب

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ۔ (انعام۔92)

(اُسی تورات کتاب کی طرح) یہ قرآن بھی ایک کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ یہ بڑی خیر و برکت والی ہے

Qur’an: A book of reflection for everyone

This is a blessed Book which We have revealed. (6:92)

نمازوں کی نگہبانی اور حفاظت

وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ۔ (انعام۔92)

اور وہ اپنی نمازوں کی پابندی اور حفاظت کرتے ہیں۔

Safeguarding Prayer is a basic duty of a Muslim!

And they safeguard their prayers. (6:92)

وحی یا نبوّت کا بے بنیاد دعوٰی

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ۔ (انعام۔93)

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا (نبوت کا بے بنیاد دعوی کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو۔

Baseless Claims of Prophethood

Who does more wrong than the one who fabricates lies against Allah or claims, "I have received revelations!"—although nothing was revealed to them. (6:93)

ظالم سے مراد ہر ظالم ہے اور اس میں اللہ پر جھوٹ باندھنے والے جھوٹے مدعیان نبوت بھی شامل ہیں۔

اللہ کے سامنے جوابدہی انفرادی ہوگی

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّتَرَکْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰکُمْ وَرَآءَ ظُھُوْرِکُمْ ۔(انعام۔94)

اور بیشک تم (روزِ قیامت) ہمارے پاس اسی طرح تنہا آؤ گے جیسے ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ (تنہا) پیدا کیا تھا، جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو

⌜Today⌝ you have come back to Us all alone as We created you the first time—leaving behind everything We have provided you with. (6:94)

اٹھارواں رکوع: اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی۔۔۔ (انعام۔95)

رکوع کے تفسیری موضوعات

اللہ کی قدرت کی نشانیاں، صفات: اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی۔ صبح نو کا خالق: فَالِقُ الْاِصْبَاحِ۔ سورج اور چاند کا کیلنڈر: وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ ستاروں کا جہاں

تمہارے لئے: جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ۔ دنیا اور آخرت کا ٹھکانہ: فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ۔ پانی کی نعمت،سب عیوب سے پاک و بالاتر ہستی:سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۔

اللہ کی قدرت کی نشانیاں،صفات

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰىؕ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ۔ (انعام۔95)

دانوں سے کھیتیاں بیج اور گٹھلی سے درخت اللہ ہی اگاتا ہے۔زندہ(اچھے) سے مردہ(برے)اور مردہ(برے) سے زندہ(اچھا) کو وہی پیدا کرتا ہے،پھر تم کہاں الٹے چلے جارہے ہو۔

Indeed, Allah is the One Who causes seeds and fruit stones to sprout. He brings forth the living from the dead and the dead from the living. That is Allah! How can you then be deluded ˹from the truth˺? (6:95)

صبح نو کا خالق

فَالِقُ الْاِصْبَاحِۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًاؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔(انعام۔96)

وہی(رات کے اندھیرے سے) صبح کو نمودار کرنے والا ہے۔اور اسی نے رات کو سکون وراحت کے لئے بنایا اور اُسی نے چاند اور سورج کے طلوع وغروب کا حساب (کیلنڈر) مقرر کیا ہے۔یہ غالب اور بڑے علم والے (خدا) کا مقرر کردہ نظام ہے۔

Starter of the Dawn

He causes the dawn to break and has made the night for rest and ˹made˺ the sun and the moon ˹to travel˺ with precision. That is the design of the Almighty, All-Knowing. (6:96)

سورج اور چاند کا کیلنڈر

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ اور اُسی نے چاند اور سورج کے طلوع وغروب کا حساب (کیلنڈر) مقرر کیا ہے۔

ستاروں کا جہان تمہارے لئے

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ (انعام۔97)

اور وہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کرو۔

And He is the One Who has made the stars as your guide through the darkness of land and sea. We have already made the signs clear for people who know. (6:97)

اللہ کی قدرت کی نشانیاں

پانی کی نعمت

ساتویں پارے کا آخری رکوع: بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔۔۔(انعام۔101)

رکوع کے تفسیری موضوعات

موجد کائنات ہستی: بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ عالم کائنات ہستی: وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ۔ خالق کل: خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ۔ ہماری ہر ضرورت کا کفیل: وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ۔ دنیا کی کوئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ۔ البتہ آخرت میں اللہ کا دیدار ممکن ہوگا، آخرت میں دیدار الٰہی سے متعلق آیات و احادیث، بصیرت کی روشنیاں: قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ۔ دل کا نور اور روشنی، حق بینی کے ذرائع، آیات کی بار بار تذکیر، وحی الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے مشرکین و منکرین سے صرف نظر کرو: وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مذہبی رواداری کا حکم: وَلَا

تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ دوسرے مذاہب کی توہین کی ممانعت، کسی توہین یا گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے۔اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ معجزے دکھا کر لوگوں کو ایمان پر مجبور کرے۔

موجد کائنات ہستی

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ (انعام۔101)

وہ تو کائنات کا موجد ہے۔اس کی اولاد کیسے ہوسکتی ہے جبکہ کوئی اس کی شریک زندگی ہی نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو بنایا ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

The Originator of The Universe: Allah

He is˺ the Originator of the heavens and earth. How could He have children when He has no mate? He created all things and has ˹perfect˺ knowledge of everything. (6:101)

ہماری ہر ضرورت کا کفیل۔اللہ تعالیٰ

دنیا کی آنکھ سے کوئی اللہ کو نہیں دیکھ سکتا

البتہ آخرت کی زندگی میں دیدار الٰہی ممکن ہوگا

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ (انعام۔102)

کسی کی نظر اس کا احاطہ نہیں کر سکتی لیکن وہ سب نگاہوں کو محیط ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے۔

No vision can encompass Him, but He encompasses all vision. For He is the Most Subtle, All-Aware. (6:102)

دیدار الٰہی سے متعلق حدیث

حدیث: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا ، لَا تُضَامُّونَ أَوْ لَا تُضَاهُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ، ثُمَّ قَالَ: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا۔۔(سورۃطٰہٰ:130)

ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپؐ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو چودھویں رات کا تھا۔ پھر آپؐ فرمایا کہ تم لوگ بے شک اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے میں تم کو کسی قسم کی بھی دقت نہ ہو گی) یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہو گا اس لیے اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو۔ (کیونکہ ان ہی کے طفیل دیدار الٰہی نصیب ہو گا یا ان ہی وقتوں میں یہ رویت ملے گی) پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها۔ پس اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو سورج کے نکلنے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔ (بخاری)

بقول شاعر:

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا ہوں، تری پہچان یہی ہے

بصیرت کی روشنیاں

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ (انعام۔104)

دیکھو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی روشنیاں آگئی ہیں، اب جو بینائی سے کام لے گا اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا، میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ہوں۔

Insights from your Lord

Indeed, there have come to you enlightenment from your Lord. So, whoever chooses to see, it is for their own good. But whoever chooses to be blind, it is to their own loss. And I am not here to observe your actions. (6:104)

آیات کی بار بار تذکیر

وحی متلو(قرآن)، وحی غیر متلو(سنّت،حدیث)

مذہبی رواداری کا حکم

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (انعام۔108)

اور(اے ایمان لانے والو!)یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو کیونکہ پھر وہ جاہلانہ ضد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔ہم نے اسی طرح ہر گروہ کے لیے اس کے عمل کو خوشنما بنادیا ہے پھر انہیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر آنا ہے،اُس وقت وہ اُنہیں بتادے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔

Don’t Insult other faiths or their gods!

⌈! O You who have believed! ⌉ Do not insult what they invoke besides Allah, or they will insult Allah spitefully out of ignorance. This is how We have made each people’s deeds appealing to them. Then to their Lord is their return, and He will inform them of what they used to do.

The Prophet (peace be on him) and his followers are admonished not to allow their proselytizing zeal to dominate them so that their polemics and controversial religious discussions either lead them to be offensive to the beliefs of non-Muslims or to abuse their religious leaders and deities. Far from bringing people closer to the Truth, such an attitude is likely to alienate them from it further.

اس آیت میں مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کی توہین اور ان کے خداؤں کو گالی دینے سے منع کیا گیا۔

دوسرے مذاہب کی توہین جائز نہیں۔اسی طرح کسی کو بھی گالی دینا ہمارے دین میں جائز نہیں چاہے اپنا ہو پرایا ہو، مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو۔

مفسرین نے لکھاہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کی کسی آیت کو مشرکین یا منکرین کو چڑانے کی نیت سے پڑھے تواس کے لئے اس وقت یہ تلاوت کرنا بھی جائز نہیں جیسے مواضع مکروہہ میں تلاوتِ قرآن کا ناجائز ہوناسب کو معلوم ہے۔(روح المعانی)

حدیث: اس آیت میں بیان کی گئی اسی مصلحت کو مدنظر رکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیااے اللہ کے رسول ؐ کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتاہے؟ آپؐ نے فرمایاہاں کوئی آدمی جب کسی کے باپ کو گالی دیتاہے تووہ(دراصل)اپنے ہی باپ کو گالی دیتاہے اور کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتاہے تو(دراصل)وہ اپنی ماں کو گالی دیتاہے۔(مسلم)

اس قرآنی ہدایت نے علم کا دروازہ کھول دیا،اور چند اصولی مسائل اس سے معلوم ہوئے مثلاً:

کسی گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے

ایک مرتبہ حضرت حسن بصریؒ اور امام محمد بن سیرینؒ دونوں حضرات ایک جنازہ کی نماز میں شرکت کے لئے چلے،وہاں دیکھا کہ مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی اجتماع ہے،اس کو دیکھ کر ابن سیرین واپس ہوگئے، مگر حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ لوگوں کی غلط روش کی وجہ سے ہم اپنے ضروری کام کیسے چھوڑدیں، نماز جنازہ ایک کار ثواب ہے اس کو اس مفسدہ کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاسکا،ہاں اس کی کوشش تابمقدور کی جائے گی کہ یہ مفسدہ مٹ جائے۔(روح المعانی)

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آراء، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com